تم نہیں ہو تو سونی ہے بزم سخن
تم سے شاداب تھے آگہی کے چمن

مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

شخصیت اور تعارف

مولانا انیس عالم سیوانی

ناشر
امام احمد رضا فاؤنڈیشن، لکھنؤ

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشینِ مفتیِ اعظم ہند، جگر گوشۂ مفسرِ اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

تم نہیں ہوتو سونی ہے بزم سخن
تم سے شاداب تھے آگہی کے چمن
(حضور تاج الشریعہ)

مفتی محمد شعیب رضا نعیمی
شخصیت اور تعارف

مصنف
انیس عالم سیوانی

ناشر
امام احمد رضا فاؤنڈیشن، لکھنؤ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : مفتی محمد شعیب رضا نعیمی شخصیت اور تعارف
مرتب : انیس عالم سیوانی
کمپوزنگ : مولانا قاری تحسین رضا (9208355601)
سنِ اشاعت: ربیع الاول شریف ۱۴۳۹ھ/مطابق ۲۰۱۷ء
تعداد : گیارہ سو
ضخامت : 96/صفحات
قیمت : 50/روپے
ناشر : امام احمد رضا فاؤنڈیشن، لکھنؤ

ملنے کے پتے

مکتبہ الحجاز ۷ رہرن پارک چوک لکھنؤ
کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل دہلی
دار العلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی، ممبئی
امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک
دار العلوم احسن العلماء، لکھنورہ، مدار پور بازار، سیوان (بہار)
مدرسہ غوثیہ فیضان القرآن، جورن چھپرہ غوث منزل، مظفر پور

www.muftiakhtarrazakhan.com

اھدا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمہ۔

شہنشاہ ناسک عارف باللہ پیر سید صادق حسینی چشتی علیہ الرحمہ،

حجۃ الاسلام خلف اکبر مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ،

سرکار مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا خاں علیہ الرحمہ،

حضور تاج الشریعہ سیدی و مرشدی علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری مدظلہ العالی

جنکے فیضان کرم نے نہ معلوم کتنے ذروں کو رشک آفتاب و ماہتاب بنا دیا

انیس عالم سیوانی

www.muftiakhtarrazakhan.com

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۵
۲	الاھدا	۹
۳	پیش لفظ	۱۰
۴	تعزیتی پیغام: محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری	۱۳
۵	پیر طریقت غیاثِ ملت سید شاہ غیاث الدین میاں قادری	۱۴
۶	پیر طریقت سید شاہ گلزار میاں اسمٰعیلی واسطی	۱۵
۷	علامہ ڈاکٹر آصف اشرف جلالی	۱۶
۸	علامہ سید مظفر شاہ	۱۷
۹	سید سلیم باپو	۱۸
۱۰	ڈاکٹر غلام مصطفی نجم القادری	۱۹
۱۱	مفتی محمد راحت خاں قادری	۲۰
۱۲	مولانا رحمت اللہ صدیقی	۲۴
۱۳	مولانا قاری محمد صابر علی رضوی	۲۵
۱۴	ابوساریہ عبداللہ علیمی	۲۶
۱۵	مولانا آفتاب قاسم	۲۸
۱۶	وصیت	۲۹
۱۷	سوانحی خاکہ	۳۱

www.muftiakhtarrazakhan.com

۱۸	خاندانی پس منظر	۳۷
۱۹	بجنور سے دہلی	۳۹
۲۰	ازدواجی زندگی	۴۱
۲۱	عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا	۴۳
۲۲	نقش جمیل	۴۸
۲۳	مسکراتا ہوا چہرا	۴۹
۲۴	طبیعت میں سادگی	۵۰
۲۵	وہ کون تھا جس کے بچھڑنے کا چرچا زبانوں پر ہے	۵۱
۲۶	مفتی محمد شعیب رضا مرکز کے ترجمان تھے	۵۲
۲۷	مفتی محمد شعیب رضا کی داعیانہ خصوصیات	۵۵
۲۸	بیرونِ ممالک تبلیغی اسفار	۵۸
۲۹	مفتی محمد شعیب رضا اور مسلک اعلیٰ حضرت	۶۰
۳۰	مفتی شعیب رضا نے مفتی سالم دیوبندی کا چیلنج قبول کیا	۶۱
۳۱	سفر و حضر	۶۲
۳۲	مفتی محمد شعیب رضا نعیمی کے اخلاقی محاسن	۶۳
۳۳	اساتذہ اور مشائخ کے ساتھ روابط	۶۳
۳۴	حضور تاج الشریعہ کے مشن کے علم بردار	۶۴
۳۵	مفتی شعیب رضا صاحب کے مخالفین	۶۶
۳۶	وہابی کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا الزام	۶۹
۳۷	مفتی صاحب کے احباب کی سرکل	۷۱
۳۸	مفتی شعیب رضا نعیمی اور دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم ممبئی	۷۳

www.muftiakhtarrazakhan.com

۳۹	درگاہ لکھمن پیر چار باغ، لکھنؤ	۷۷
۴۰	مفتی صاحب کی بے نیازی	۸۰
۴۱	علالت کا زمانہ	۸۱
۴۲	جلوسِ جنازہ	۸۴
۴۳	مشتاق احمد اویسی امجدی	۸۵
۴۴	عمران رضا رضوی	۸۸
۴۵	پہلا عرسِ چہلم منعقدہ ۲۵ ؍ ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ مطابق جولائی ۲۰۱۷ء	۹۰
۴۶	جن کے ذکر کے بغیر کتاب مکمل نہیں ہوگی	۹۲

چند اہم مطبوعات

- آئینۂ صلح کلیت — مولانا انیس عالم سیوانی
- مسلک اعلیٰ حضرت: تعریفات وخصوصیات — مفتی شمشاد حسین رضوی بدایونی
- سیرتِ سرورِ دوجہاں (منظوم) — سید اولادِ رسول قدسیؔ
- قلم آشنا — سید اولادِ رسول قدسیؔ
- مفتی اعظم اڑیسہ اور مسلکِ اعلیٰ حضرت — سید اولادِ رسول قدسیؔ
- امتیازِ اہلِ سنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت — مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی

رابطہ کیجیے

محمد معین رضا عاکف

نیو مہاڈا بلڈنگ ۱۰۸، روم ۴۰۴، پی۔ ایم۔ جی کالونی مانخورد، ممبئی، ۴۳

فون: 9930585533

www.muftiakhtarrazakhan.com

انتساب

شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خان قادری ناظم اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف

داماد تاج الشریعہ محترم الحاج برہان علی رضوی

داماد تاج الشریعہ محترم الحاج منسوب علی خاں رضوی

داماد تاج الشریعہ الحاج محمد فرحان رضا قادری

محترم سلمان حسن قادری [داماد علامہ عسجد رضا خان]

مفتی عاشق حسین کشمیری [داماد علامہ عسجد رضا خان]

والدہ مخدومہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب

برادران واہلیہ محترمہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب

انیس عالم سیوانی

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیش لفظ

یہ مختصر سا کتابچہ محب مخلص، کرم نواز، کریم النفس، وسیع القلب، حضور تاج الشریعہ کے محترم داماد، اہلسنت کے مایہ ناز عالم، سنیت کے پاسبان، مذہب حق وصداقت یعنی تعلیمات اعلیٰ حضرت کے ناشر، حضور تاج الشریعہ کے مشن کے علمبردار علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی قادری علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں اس کمترین کی جانب سے حقیر سا نذرانہ ہے۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے وصال سے پوری جماعت کو صدمہ پہنچا، یہ فقیر رضوی مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے محبین میں سے ایک ہے، ان کے اچانک انتقال نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا، ہمارے تصور کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ایک جواں سال، ہٹا کٹھا، مرد مجاہد اتنی جلدی ہم سب کو تنہا چھوڑ کر راہی ملک عدم ہو جائے گا۔ لیکن اللہ رب العزت کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے سوا بندہ کیا کر سکتا ہے، ہم مفتی صاحب کی محبتوں، عنایتوں اور احسانوں کا بدلہ تو کچھ نہیں دے سکتے لیکن جو چیز اپنے پاس ہے وہ زبان و قلم، کم از کم اس کے ذریعے ہم اپنے ممدوح کی یادوں کو زندہ رکھنے کی سعی تو کر ہی سکتے ہیں۔

جب سانحۂ عظیم پیش آیا تو چاہا کہ خود بھی اور اپنے احباب سے بھی مفتی صاحب کے حوالے سے کچھ لکھواؤں، اسی دوران ہمارے کرم فرما مولانا شہاب الدین رضوی صاحب کا فون آیا کہ مفتی صاحب کے عرس چہلم کے موقع پر مفتی صاحب پر تعارفی کتاب آ رہی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ بھی کچھ لکھ رہے ہیں حقیر نے بتایا کہ بات تو صحیح ہے میں بھی کچھ لکھنا چاہتا ہوں تو مولانا نے فرمایا کہ آپ مجھے ارسال کر دیں میں اپنی کتاب میں اسے شامل کرلوں گا، میں نے بہتر سمجھا اور ایک تعارفی مضمون ارسال کر دیا لیکن کسی سبب سے وہ مضمون رضوی صاحب کی کتاب کا حصہ بننے سے محروم رہا۔

جن دنوں مولانا محترم شہاب الدین صاحب رضوی سے باتیں ہوئیں اسی درمیان خلیفۂ حضور تاج الشریعہ اور حضرت خواجہ نظام الدین عثمانی عرف بندگی میاں امیٹھی شریف خانقاہ کے سرپرست اور نائب سجادہ محترم قمر غنی عثمانی صاحب کا فون آیا کہ ''ماہنامہ سنی دنیا'' کا خصوصی شمارہ مفتی عبد الرحیم نشتر فاروقی صاحب (مدیر سنی دنیا) شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس لیے آپ کوئی مضمون تحریر کردیں، سنی دنیا کے لیے بھی راقم نے ایک مضمون ارسال کیا، سنی دنیا میں وہ مضمون شامل اشاعت ہوا۔

عرس چہلم کے بعد مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے بڑے بھائی محترالحاج خورشید احمد رضوی کا ایک دن فون آیا کہ دلہن (مفتی صاحب کی اہلیہ) دریافت کر رہی تھیں کہ مولانا انیس صاحب کی کتاب کہاں تک پہنچی، اتنا سننے بعد مجھے بڑا احساس ہوا کہ مجھے مضمون پر اکتفا نہ کرنا تھا، میرے اوپر تو فرض تھا کہ سب سے پہلے اور باضابطہ طور پر مفتی صاحب کی خدمت میں ان کے شایان شان خراج محبت پیش کروں۔

اس پس منظر میں یہ کتاب معرض وجود میں آئی چونکہ مفتی صاحب سے اس حقیر کے مراسم قلبی تھے، شاید ہی کوئی دن خالی جاتا ہو ورنہ ہر روز اور ہر طرح کی باتیں ہوتیں۔

اس مختصر سے تعارفی کتاب میں اس حقیر نے اپنی ذاتی معلومات کو صفحۂ قرطاس پر اتارنے کی کوشش کی ہے، ساتھ ہی حضور غیاث ملت سید غیاث الدین ترمذی خانقاہ کالپی شریف کا تاثر گرامی، محدث کبیر، مناظر اہل سنت علامہ آصف جلالی پاکستان، علامہ سید مظفر شاہ کراچی، مولانا سید سلیم باپو گجرات کے تعزیتی پیغامات کو شوشل میڈیا کے حوالے سے اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

بعض باتیں مولانا شہاب الدین رضوی صاحب کی کتاب ''تعارف مفتی شعیب رضا قادری'' سے اخذ کیا ہے، بہت سی باتیں حضرت کے برادر محترم الحاج خورشید احمد رضوی نے حضرت کی اہلیہ قدسیہ باجی کے توسط سے معلوم ہوئیں، میں اپنے تمام معاونین بالخصوص بابا برہان خطیب بن محترم اقبال خطیب، محترم توصیف سر اور مولانا مفتی مشتاق احمد امجدی، عزیز محترم مولانا محمد عرفان رضا استاذ امام احمد رضا سینٹر کا ممنون ہوں کہ ان حضرات نے بھی مواد کی فراہمی میں مدد فرمایا اور جلد از جلد کتاب کو منظر عام پر لانے کا مطالبہ کیا، اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے تمام محبین کو جزائے خیر عطا فرمائے، حضرت کی قبر پر رحمت وانوار کی بارش فرمائے، آپ کی رفیقۂ حیات، دختر حضور تاج الشریعہ اور آپ کے صاحبزادے محترم حمزہ رضا قادری، عزیزہ نوار فاطمہ اور عزیزہ نور بہجت کی مشکلات کو آسان فرمائے اور ان سب کے لیے غیب سے سامان زندگی عطا فرمائے۔ آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری

تعزیتی پیغام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ضیاء المصطفیٰ عرض کررہا ہوں حضور تاج الشریعہ کی خدمت میں آج صبح میں ساؤتھ افریقہ سے جب سوازی لینڈ کے لیے روانہ ہورہا تھا اسی وقت مجھے حضرت مولانا مفتی محمد شعیب رضا صاحب کی رحلت کی خبر ملی انا للہ وانا الیہ راجعون

بہت افسوس اور صدمہ ہوا، اور ان کی جدائی کا غم جو حضرت پر ہوگا اس کا ہم لوگ اندازہ نہیں کرسکتے، بہرحال اللہ کے حکم کے سامنے ہم سب کو شکر ورضا کے ساتھ ہی رہنا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں حضرت مولانا کے درجات بلند ہوں ان کی مغفرت فرمائے اللہ تعالیٰ اور ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے اور سب کی حفاظت فرمائے اللہ تبارک وتعالیٰ، حضور کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ صبر وشکر کی نعمت سے مالا مال فرمائے، ہم سب دعاؤں کے محتاج ہیں حضور کرم فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے کرم کی بارش حضرت پر ہوتی رہتی ہے اُس کا صدقہ ہم سب لوگوں کو ملے اور ہم لوگ سب دعاء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مفتی محمد شعیب رضا صاحب کو جنت الخلد میں مقام رفیع عطا فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیر طریقت غیاث ملت سید شاہ غیاث الدین میاں قادری، کالپی شریف

مفتی شعیب رضا جیسا کوئی دوسرا نہیں

میرے ان سے بہت اچھے تعلقات تھے، جب میں بریلی شریف جاتا تو مفتی صاحب سب سے بے نیاز ہو جاتے، گھنٹوں ہماری ان کی باتیں ہوتیں، اُن کی ذات فکری تھی، ان کے اندر جو تدبر اور فکر تھی وہ کم لوگوں میں پایا جاتا ہے، عوام کو کیا پیغام دینا ہے وہ مفتی صاحب خوب جانتے تھے، کئی دفعہ خانقاہ محمدیہ کالپی شریف تشریف لائے، ان کی باتیں، محبتیں اور یادیں یادگار ہیں جو کبھی بھلائی نہیں جاسکتیں۔

علامہ مفتی ضیاء المصطفی صاحب قادری مدظلہ العالی اور حضور تاج الشریعہ کے درمیان جو باتیں ہوتیں، شرعی مسائل میں جو فیصلے ہوتے اس میں ایک اہم کڑی مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی ہوتی تھی، عالم، مولانا مفتی تو بہت ہیں لیکن ان کے جیسا دور اندیش اور معاملہ فہم کوئی نہیں نظر نہیں آتا۔

ہم جس قدر بھی ان کا ذکر کریں، ان کی تعریفیں بیان کریں، خوبیاں شمار کرائیں کم ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن سے دل ملتا ہے مفتی صاحب ایسے ہی تھے کہ ان سے ہمارا دل ملتا تھا، طبیعت میل کھاتی تھی، ہم لوگ دوستوں کی طرح آپس میں فرینکلی تبادلہ خیال کرتے تھے۔

ان کے اندر ایک جوش تھا، سنیت کی تبلیغ کے حوالے سے جنون تھا، کچھ کر گذرنے کا حوصلہ تھا زندگی نے وفا نہ کیا مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ اللہ کی مرضی کے آگے بندہ کیا کر سکتا ہے، بس ہم افسوس کر سکتے ہیں اور دعا۔

اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور حضور تاج الشریعہ اور مفتی صاحب کے وارثین کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیر طریقت سید شاہ گلزار میاں اسمٰعیلی واسطی، سجادہ نشین مسولی شریف

آہ! مفتی شعیب رضا نعیمی

یہ جانکاہ خبر جماعت اہل سنت پر بجلی بن کر گری کہ آج بارہ بجے دوپہر میں داماد تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شعیب رضا صاحب قبلہ نعیمی نورہ اللہ مرقدہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون، ماہ مقدس کی بہاروں سے گزرتے ہوئے جنت عدن میں جا بسے، اس خبر نے جماعت اہل سنت بالخصوص خانقاہ اسمعیلیہ کے تمام وابستگان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، رب کریم ہمارے عزیز کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور تمام سوگواران کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم

غمناک: فقیر سید گلزار اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی اسمعیلی
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ رزاقیہ اسمعیلیہ مسولی شریف بارہ بنکی یوپی
بشکریہ ماہنامہ سنی دنیا ماہ اگست ۲۰۱۷ء

www.muftiakhtarrazakhan.com

علامہ ڈاکٹر آصف اشرف جلالی، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ آلک

واصحابک یا حبیب اللہ

مرکز اہل سنت بریلی شریف سے ایک پُرملال خبر موصول ہوئی ہے، حضور تاج الشریعہ قبلۂ عالم حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری حفظہ اللہ تعالیٰ کے داماد، عظیم مفتی حضرت مفتی محمد شعیب رضا صاحب قدس سرہ العزیز کا وصال ہوگیا ہے رب ذوالجلال حضرت مفتی محمد شعیب رضا صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے قبلہ مفتی صاحب جوانی کے عالم میں دین کی بہت خدمت کی، حضور تاج الشریعہ کے ہمراہ آپ سے مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوئی، آپ ایک بلند پایہ عالم دین تھے اور مسلک اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے مبلغ تھے، رب ذوالجلال حضرت مفتی محمد شعیب رضا صاحب کو فردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ رب ذوالجلال ہم سب کو مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تعلیمات ہر طرف پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے، خالق کائنات جل جلالہ حضور تاج الشریعہ زیدہ شرفہ کا فیض ہم سب کو عطا فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

www.muftiakhtarrazakhan.com

علامہ سید مظفر شاہ، کراچی

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ابھی یہ خبر، دلخراش خبر، پُرملال خبر، ہم تک پہنچی کہ حضور زیب سجادہ بریلی شریف حضور والا تاج الشریعہ بدر الطریقہ حضور قبلہ سیدی مفتی اختر رضا خاں الازہری دامت برکاتہم العالیہ کے داماد حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شعیب رضا رحمۃ للہ علیہ اس دار فانی سے رحلت کر گئے، اللہ رب العلمین جل وعلا مفتی صاحب قبلہ کے درجات کو بلند فرمائے اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کو اپنی امان میں اور اپنے کرم کے سایہ میں رکھے۔

چرخ اہل سنت پر تاج الشریعہ کا سایہ تادیر قائم ودائم رکھے، تاج الشریعہ کے گھرانے کو اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے محبت کرنے والے تمام گھرانوں کو عافیت کمال عطا فرمائے، تمام اہل ایمان پر خاص فضل فرمائے، حضور سیدی حضور پُرنور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ کی تعلیمات سے ہم تمام کو مستفیض فرمائے، تمام اولیائے کاملین کی تعلیمات سے ہم سواد اعظم اہل سنت کو کامل اتباع کی توفیق عطا فرمائے،

انا للہ و انا الیہ راجعون

اللہ رب العالمین جل وعلا ان کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کی قبر کو جنت کی باغوں میں سے ایک باغ فرمائے، حضور تاج الشریعہ کے کرم کا خاص حصہ اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

سید سلیم باپو، گجرات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ آج صبح مدینۂ پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں واپس ہوٹل آئے، میرے ساتھ حضرت مولانا محمد سعید رضا صاحب اور دیگر سادات وعلماء کرام بھی تشریف فرما تھے، اچانک انڈیا سے فون آیا کہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شعیب رضا صاحب قبلہ کا وصال ہو گیا، ہم سارے ساتھیوں کو بڑا افسوس ہوا، رنج ہوا، اور یہاں مدینۂ پاک میں ان لوگوں کی نماز عصر کے بعد چونکہ ہم اہل سنت والجماعت اپنے حنفی مذہب کی روشنی میں نماز ادا کرتے ہیں اور اپنے طور پر اہل سنت والجماعت کے عقیدے اور حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کی روشنی میں اپنی خود نماز پڑھتے ہیں یہاں کے امام کے پیچھے کوئی الحمد للہ سنی حضرات نماز ادا نہیں کرتے، بہر حال ہم ساڑھے پانچ بجے کے بعد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں حاضر آئے، سلام اور دعا کے بعد خصوصی طور پر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شعیب رضا صاحب قبلہ مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعا کی گئی اور گھر کے جملہ افراد بالخصوص قاضی القضاۃ فی الہند سیدی مفتی محمد اختر رضا صاحب قبلہ المعروف حضور تاج الشریعہ مدظلہ النورانی کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے، صبر عطا فرمائے، ذمہ دار، قابل ولائق فائق مفتی کے سانحہ ارتحال کے بعد خلا واقع ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کا ہم سب کو نعم البدل عطا فرمائے، اور خانوادۂ عالیہ رضویہ کو صبر جمیل عطا فرمائے، اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مدد فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری، پٹنہ

حضرت علامہ مولانا محمد شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ کی رحلت بہت سارے جنوں خیز جذبوں کی موت ہے، ہم انہیں دیکھتے تھے کہ جب بھی کہیں سے اگر کوئی سر پھرا بریلویت مخالف نشتر چلاتا تو مولانا کی طبعیت مضطرب ہو جاتی، خود لکھتے اور دوسروں کو لکھنے کی ترغیب دیتے، خود بولتے اور دوسروں کو بولنے کا حوصلہ بخشتے، مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ میں یہاں وہاں کہاں کہاں کشاں کشاں دورے پر دورہ کرتے رہے، موصوف ایک اچھے عالم، عمدہ فاضل اور فقہ وافتا کی باریکیوں پر نظر رکھنے والے ایک دیدہ ریز مفتی تھے، گفتگو میں متانت، تقریر میں وزن، اور تحریر میں شگفتگی ان کا نمایاں وصف تھا اور سونے پر سہاگہ یہ کہ داماد تاج الشریعہ کی حیثیت سے پلکوں میں سجائے جاتے، دلوں میں بٹھائے جاتے تھے، ان سے مستقبل میں بہت ساری امیدیں وابستہ تھیں مگر افسوس کہ ان کے ساتھ وہ تمام تمنائیں بھی زینت زمین ہو گئیں، ظاہر ہے ان کے جانے کا غم تمام محبان رضویات وبریلویت کو ہے، اللہ تعالیٰ جہان سنیت کو ان کا نعم البدل بخشے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور موصوف کے درجات بلند فرما کر کروٹ کروٹ انہیں جنت الفردوس کی بہاروں سے شادکام فرمائے..... آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی محمد راحت خاں قادری، بریلی شریف

سوشل میڈیا واٹس ایپ، ٹیلی گرام، فیس بوک اور ٹیوٹر وغیرہ پر روزانہ پیغامات آتے ہی رہتے ہیں لیکن اچانک آج ۱۵ر رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱رجون ۲۰۱۷ء بروز پیر کو "عاشق حضور تاج الشریعہ، محترم جناب قمر غنی عثمانی صاحب" کا ایک پیغام آیا:

"بڑے افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ آج ۱۱رجون کو دوپہر تقریباً ۱۲ر بجے داماد حضور تاج الشریعہ حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی صاحب قبلہ کا بریلی شریف میں انتقال ہوگیا ہے، آپ حضرات دعائے مغفرت کریں، تدفین کے وقت کا اعلان جلد کیا جائے گا"۔

اس خبر کو پڑھ کر بے اختیار آنکھیں برسنے لگیں، دل بے چین ہو گیا، احباب کو اس جانکاہ خبر کو بتایا جس نے سنا اس نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا، ناچیز راقم السطور نے اپنی مسجد میں قرآن خوانی وغیرہ کا اہتمام کر کے حضرت کے لیے ایصال ثواب کیا اور لوگوں کو حضرت کی زندگی سے روشناس کرایا۔

کبھی خود پہ کبھی حالات پہ رونا آیا
بات نکلی تو ہر اک بات پہ رونا آیا

حضرت علامہ مفتی شعیب رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً ایک سال سے علیل تھے کئی باران کے مرض نے شدت اختیار کی جس کی وجہ سے حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ کے کئی پروگرام اور دیگر ممالک کے دورے رد ہوئے مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے ملک اور بیرون ملک لوگوں نے خلوص وللٰہیت کے ساتھ دعائیں کیں کئی باران کی طبیعت میں سدھار اور افاقہ کی خبریں آئیں ابھی چند دن پہلے شعبان کے آخری عشرہ اور رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کے کچھ ایام راقم السطور کو دیار محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گزارنے کی سعادت

www.muftiakhtarrazakhan.com

حاصل ہوئی ایک عالم دین کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضۂ مبارک کے سامنے حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں رو رو کر دعا کرتے ہوئے دیکھا ہمراہیوں کے ساتھ ناچیز نے بھی دعائیں کیں بریلی شریف واپسی پر حضرت کی خیریت معلوم کی تو پتا چلا کہ ابھی طبیعت ٹھیک ہے۔

۱۳؍رمضان المبارک کو سحری کے وقت اچانک ۳؍بجے حضرت مفتی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت پھر بگڑ گئی فوراً شہزادۂ حضور تاج الشریعہ، حضرت علامہ عسجد رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ، محترم جناب قمر غنی عثمانی صاحب، مولانا عابد صاحب، جناب بختیار بھائی اور مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی وغیرہ ضلع بریلی شریف بھوجی پورہ کے ایک مشہور ہاسپٹل لے گیے وہاں ایمرجنسی وارڈ میں بھرتی کرایا، کچھ دیر کے بعد طبیعت میں سدھار ہو گیا اور حضرت کو دوسرے وارڈ میں منتقل کر دیا گیا، لیکن یہ طبیعت کا سدھار زیادہ دیر تک باقی نہیں رہا ۱۴؍رویں رمضان المبارک کو پھر حضرت کو ایمرجنسی وارڈ میں داخل کرنا پڑا اور اب برابر طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی یہاں تک کہ ۱۵؍رمضان المبارک کو تقریباً ۱۲؍بارہ بجے دن کو ہمیشہ کے لیے اس فانی دنیا کو الوداع کر کے ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لیے رخصت ہو کر ہم سب کو سوگوار حالت میں چھوڑ گیے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا

جانے والے تو ہمیں یاد بہت آئے گا

ملک اور بیرون ملک ان کے سانحۂ ارتحال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی، اہل سنت و جماعت کی فضا مغموم تھی، ہر ایک کی زبان پر ان کے تذکرے تھے، کوئی ان سے زمانۂ طالب علمی کی دوستانہ یادوں کو بیان کر رہا تھا، کوئی ان کے احسانات کا تذکرہ کر رہا تھا، کوئی ان کی دینی خدمات کے اعتراف میں لگا ہوا تھا، سوشل میڈیا پر تعزیت نامے بھی عام ہو رہے تھے، اسی ماحول میں ناچیز راقم السطور حضرت کے آخری دیدار کے لیے کاشانۂ مرشد کی طرف اس نیت سے چلا کہ جنت کے اس مسافر کا دیدار کروں جس کو اللہ تعالیٰ نے

www.muftiakhtarrazakhan.com

موت کے لیے رمضان المقدس کا مبارک دن، شہر عشق محبت بریلی شریف کی زمین اور مرشد کا دیار عطا فرمایا، احباب کے ہمراہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ کی گلیوں میں داخل ہوتا ہوں، یہاں آنا کوئی آج نیا نہیں تھا یہاں تو ہر دوسرے تیسرے دن حاضری ہوتی ہی رہتی ہے لیکن آج ماحول بدلا ہوا تھا چاروں طرف خاموشیاں اور غم کا ماحول تھا کاشانۂ مرشد پر سب سے پہلے محترم سید کیفی بریلوی صاحب سے ملاقات ہوتی ہے وہ غم بھرے لہجے میں سلام کا جواب دیتے ہیں ان سے دیدار کا عریضہ پیش کرتا ہوں وہ وہاں تک پہنچا دیتے ہیں اندر علما و عوام پہلے سے ہی کھڑے ہوکر دیدار میں مصروف تھے جو تلاوت قرآن اور اوراد و وظائف کا ورد کر رہے تھے ناچیز بھی انہیں کے ساتھ شامل ہوگیا جب چہرۂ مبارک دیکھا تو دل سے آواز آئی کہ یہ اللہ کا مقبول بندہ ہے چہرے پر نورانیت ہونٹوں پر مسکراہٹ لگ رہی تھی، آنکھیں اس طرح بند تھیں گویا ابھی کھول دیں گے، ان کی خاموشی گویا کہ یہ کہہ رہی تھی:

میری خاموشیوں میں لرزاں ہے
میرے نالوں کی گم شدہ آواز

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے آج خاموش ملاقات تو ہوگئی تھی لیکن دل رو کر یہ صدا دے رہا تھا کہ اب مفتی صاحب کو یاد کر کے یہ کہنا پڑا کرے گا:

تیرا ملنا خوشی کی بات سہی
تجھ سے مل کر اداس رہتا ہوں

۱۶ رمضان المبارک کو بعد نماز فجر حضرت کی نماز جنازہ سٹی اسٹیشن کے قریب ہونے کا اعلان عام ہو چکا تھا کاشانۂ حضور تاج الشریعہ درگاہ اعلیٰ حضرت سوداگران سے جنازہ اٹھا، علما و مشائخ اور عوام اہل سنت کے کندھوں پر یہ جنازہ سٹی اسٹیشن قریب پہنچا، حضور تاج الشریعہ نے نماز جنازہ پڑھائی، ناچیز راقم السطور بھی نبیرۂ میر عبدالواحد بلگرامی حضرت میر سید حسین میاں واحدی بلگرامی دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ شریک ہوا خانوادۂ اعلیٰ

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت کے تقریباً تمام مشائخ وشہزادگان بھی شریک ہوئے قاضی رامپور حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی حسنی رامپوری کے علاوہ ہزاروں علما ومشائخ اور ائمہ وعوام نے شرکت کی اور نم ناک آنکھوں سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ کے والد گرامی امام المتکلمین حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں قادری قدس سرہ کے قریب ''سٹی قبرستان میں آپ کو آسودۂ خاک فرمایا۔

جنہیں اب گردش افلاک پیدا کر نہیں سکتی
کچھ ایسی ہستیاں بھی دفن ہیں گور غریباں میں

اللہ رب العزت حضرت کی قبر پر رحمت انوار کی بارش فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، جن لوگوں کو ان کی رحلت سے صدمہ پہنچا ہے ان تمام کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے!
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے!

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا رحمت اللہ صدیقی

صد حیف کہ وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے

کسی کو کیا خبر تھی کہ ایک نوجوان فاضل، بیدار مغز عالم، ذی استعداد داعی، باکمال واعظ اتنی جلدی ہمارے درمیان سے رخصت ہو جائے گا۔ ان کے جانے کا غم جمیع اہل سنت کو ہے اور ہونا بھی چاہیے، اس لیے کہ بذات خود جو کچھ تھے وہ تھے لیکن ہم سب کے دلوں میں وہ اس لیے رہتے تھے کہ ان کی اٹوٹ وابستگی مرکز سے تھی۔

فقیہ اسلام، مرجع انام، آقائے نعمت حضور نبیرۂ اعلیٰ حضرت سیدی وسندی تاج الشریعہ سے نسبت فرزندی رکھتے تھے، اس حوالے سے انہیں عام طور پر جانا، پہچانا جاتا تھا، اس رشتے اور نسبت کا وہ لحاظ بھی رکھتے تھے ان کی شرکت اور شمولیت کا مطلب ہوتا تھا کہ مرکز کی کسی صورت نمائندگی ہوگئی۔

وہ اخلاق کے دھنی اور تعلقات نبھانے والے شخص تھے، سوچ وفکر میں وسعت تھی، وہ جواں سال تھے، ان کا علم بھی جوان تھا، بکثرت اسفار فرماتے، پرخطر راہوں کے وہ مسافر تھے، اڈیسہ کے ایک جلسے میں انسانیت کے دشمنوں نے ان پر حملہ کرایا جس میں بال بال بچے، حق بولنا آپ کا شیوہ تھا، سچ کی طرف داری آپ کو زیب دیتی تھی، ان کے جانے کا صدمہ ہم سب کو ہے، ہم سب اپنے ہم مزاج، ہم فکر اور باصلاحیت داعی ونقیب سے محروم ہو گئے، رب کریم ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے چھوڑے ہوئے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی ان کے محبین کو توفیق بخشے، آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا قاری محمد صابر علی رضوی، لکھنؤ

وہ عالمانہ شان کے حامل تھے

میری ان سے بہت پرانی شناسائی تھی، جب وہ علی گڑھ میں زیر تعلیم تھے، ہماری ملاقات کا سلسلہ ایم، ایس، او کے حوالے سے شروع ہوا، پھر بعد میں مدرسہ فیضان قیام الدین شاہ درگاہ کھمن پیر چار باغ لکھنؤ کے جلسوں میں اکثر ان کی تشریف آوری ہوتی تھی، ان کے ملنے، چلنے کا انداز، ان کی گفتگو کا لب ولہجہ عام لوگوں کی طرح تھا، تکبر نام کی کوئی بات ان میں نہ تھی، سب سے گھل مل جانے والے مفتی شعیب رضا صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے۔

لیکن ان کی یادیں باقی ہیں، وہ پڑھے لکھے آدمی تھے، باتوں میں وزن ہوتا تھا، گفتگو معقولیت سے لبریز اور قرآن وسنت کے دلائل سے مزین ہوتی تھی، وہ بیک ایک وقت اچھے واعظ، بہترین مصلح، باصلاحیت استاذ، ذی استعداد عالم، اور مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے مبلغ ہی نہیں علمبردار تھے، ان کے جانے کا غم جماعت اہل سنت کو ہے، ان کے انتقال سے پوری جماعت اہل سنت غم واندوہ سے دوچار ہے، ان کے ملنے والے ہزاروں میں ہیں، مختلف شہروں، دیہاتوں میں ان سے محبت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے، جو مفتی صاحب کے اخلاق وکردار اور حسن عمل سے متاثر ہے۔

وہ عالمانہ شان کے حامل تھے، ایک عالم دین کے جو اوصاف ہوتے ہیں وہ مفتی صاحب کے اندر بدرجۂ اتم موجود تھے، اللہ رب العزت مفتی صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کی قبر کو بقعۂ نور بنائے، آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

ابوساریہ عبداللہ علیمی، فاضل بغداد ممبئی

مفتی محمد شعیب رضا ایک اچھے اور بردبار انسان تھے

یہ دنیا فانی ہے، جو کوئی آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن جانا ہے، ہر نیک و بد کو موت کے گلے لگنا ہے۔ اللہ رب العزت نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کس کے عمل اچھے ہیں۔ روزنہ معلوم کتنے پیدا ہوتے ہیں اور نہ معلوم کتنے لوگ دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کرتے ہیں، لیکن کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی رحلت کا غم برسوں یاد رہتا ہے، ایسے ہی لوگوں میں مفتی محمد شعیب رضا نعیمی بھی تھے، یہ جان کر بے حد صدمہ ہوا کہ مفتی صاحب ہم سب کو چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ربیع الاول شریف ۱۴۳۸ھ کے پہلے عشرہ میں مولانا انیس عالم سیوانی کے ذریعہ خبر ملی کہ مفتی صاحب علیل ہیں اور سیفی ہاسپٹل ممبئی میں زیر علاج ہیں، ڈاکٹر کامران (کینسر اسپیشلسٹ) کی نگرانی میں ان کا علاج چل رہا ہے۔، میں عیادت کے لئے گیا، ملاقات ہوئی، دیکھ کر افسوس بھی ہوا اور خوشی اس بات کی تھی کہ عرصہ بعد ہماری ملاقات تھی، ہم لوگ آپس میں بہت بے تکلف تھے، مفتی صاحب کی باتوں اور انداز سے کبھی یہ نہیں لگتا تھا کہ حضور تاج الشریعہ کے داماد ہیں بلکہ بڑی سادگی کا مظاہرہ فرماتے۔ ایک عام آدمی کی طرح ملتے، مفتی صاحب جہاں ایک طرف بلند رتبہ باصلاحیت عالم تھے۔ وہیں اخلاق و محبت کے پیکر بھی تھے، ہونٹوں پر ہمیشہ مسکراہٹ، ہشاش بشاش چہرہ، کچھ کر گذرنے کا حوصلہ، ارادے میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

پختگی، گفتگو میں بڑی متانت تھی، جو کچھ بولتے بہت سوچ سمجھ کر بولتے، جو رائے قائم کرتے اس میں یقین اور اعتماد جھلکتا، بلا وجہ نہیں بولتے، سامنے والوں کی باتوں کو بغور سنتے، مذہب و مسلک کے سچے سپاہی تھے۔ جب بھی مسلک و مذہب کی بات آتی تو آپ مرکز اہل سنت کی ترجمانی پوری شدت کے ساتھ کرتے، عام طور پر آپ کا نظریہ توسع کا تھا، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آپ حضور تاج الشریعہ اور بریلی شریف سے قریب کرنے کی کوشش فرماتے، مرکز کی نمائندگی بڑی نرم روئی اور خوش اسلوبی سے کرتے تھے، انداز بیان میں اڑیل پن یا ہٹ دھرمی نہیں تھی، میانہ روی اور اعتدال کے آپ قائل تھے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ صلح کل کے حامی تھے بلکہ جہاں شدت کی ضرورت پڑی وہاں وہ شیشہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوتے۔ بہ ایک وقت آپ کئی خوبیوں کے مالک تھے۔

آپ عالم و مفتی بھی تھے، بہترین واعظ و مصلح بھی تھے۔ انقلاب آفریں داعی و مبلغ بھی تھے۔ پوری زندگی اشاعت سنیت و ترویج مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے کوشاں رہے۔

آپ صرف بڑی بارگاہ سے وابستہ ہی نہ تھے بلکہ اپنے اندر خود بڑوں کے اوصاف رکھتے تھے، جہاں گئے لوگ ان کے گرویدہ ہو گئے، تمام خوبیوں کے علاوہ جو سب سے بڑی خوبی ان کے اندر تھی وہ یہ کہ ایک اچھے انسان تھے۔ ان کے انتقال سے دنیائے سنیت اور حلقۂ رضویت، غم واندوہ سے دوچار ہے۔ مرنے والے کے ساتھ کوئی اس کی قبر میں لیٹتا نہیں اور نہ ہی کوئی مرنے والا مرنے کے بعد زندہ ہو کر باہر آتا ہے۔ ہاں ان گذرے ہوئے لوگوں سے ہمدردی کا تقاضہ ہے کہ ہم ان کی مغفرت اور ترقیٔ درجات کی دعا کریں۔

وہ سچے محمدی سنی حنفی بریلوی تھے، نہ وہ صلح کل کے قائل تھے اور نہ ہی جاہلوں کی طرح بیجا تشدد کے روادار، وہ حضور تاج الشریعہ کے داماد ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے معتمد بھی تھے، دکھ، درد کی اس گھڑی میں ہم آپ کے اہل خانہ، بچوں، بھائیوں اور بالخصوص والدہ ماجدہ کی خدمت میں اپنی تمام تر ہمدردیاں نذر کرتے ہیں اور مفتی صاحب کے ترقیٔ درجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا آفتاب قاسم، ساؤتھ افریقہ

مولانا آفتاب قاسم ساؤتھ افریقہ کی طرف سے شایانِ شان خراج عقیدت

حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی صاحب کے انتقال کا غم پوری دنیائے اہل سنت کو ہوا اور ہونا بھی چاہئے لیکن ان کے احباب اور چاہنے والوں کے دل پہ کیا گذری ہوگی اس کا اندازہ اہل محبت کر سکتے ہیں، مفتی صاحب کے محب مخلص، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مولانا آفتاب قاسم (ڈربن ساؤتھ افریقہ نے مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے ایصال ثواب کے لیے قابل قدر اور لائق شکر کام کیا، مفتی صاحب کے عرس چہلم میں شرکت فرمائی نیز عرس امجدی ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۰۱۷ء کے موقع پر شعبۂ تخصص سے فراغت حاصل کرنے والے جامعہ امجدیہ کے طلبہ کو فتاویٰ رضویہ مترجم کا ایک ایک سیٹ درجۂ فضیلت کے فارغ طلبہ کو بہار شریعت کا ایک ایک سیٹ اور شعبۂ قراءت کے فارغین کو ترجمۂ قرآن کنز الایمان کا ایک ایک سیٹ عنایت فرمایا، جن کا اعلان ان کی موجودگی میں محدث کبیر نے فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ مفتی صاحب کی ان کے نزدیک کیا اہمیت تھی، ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ ہم اور مفتی صاحب ساؤتھ افریقہ جاتے تھے تو مولانا آفتاب قاسم کے یہاں ہی ٹھہرتے تھے، مولانا نے مفتی صاحب مرحوم ومغفور سے محبت اور دوستی کا حق ادا فرمایا اللہ تعالیٰ مولانا کو اس کی جزا عطا فرمائے۔ آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

عزیزم نور چشمی برہان بابا
اللہ تعالیٰ میرے اس گھر کو سلامت رکھے اور ہمیشہ یہ گلشن مہکتا رہے۔

وصیت

باجی، حمزہ، نور فاطمہ اور نومولود ایسے ہیں جیسے برہان اور منور اور برہان سنو یہ سب تمہارے ہیں آپ لوگوں کی جان سے عزیز تر ہیں یہ امانتیں آپ لوگوں کو سپرد کر رہا ہوں۔
ان کی پڑھائی وغیرہ کا خیال رکھنا، ان کے کوئی کانٹا نہ لگنے پائے، ان پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ بس یہ امانتیں ہیں۔
اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے رسول شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرتا ہوں اور آپ لوگوں کو اگر کوئی بات ناگوار لگی ہو معاف کریں۔

خدا حافظ

محمد شعیب رضا قادری

نوٹ: یہ وصیت غالباً محرم الحرام ۱۴۳۸ھ بیماری کے آغاز میں مفتی صاحب نے اپنے عزیز ترین ہمدرد محترم اقبال خطیب اور ان کے بیٹے عزیزم بابا برہان خطیب کے نام تحریر کیا تھا، مفتی صاحب کو شاید یہ احساس ہو چلا تھا کہ اب وہ اس دنیا میں زیادہ دن نہیں رہنے والے ہیں۔ وصیت نامہ پہ کوئی تاریخ مندرج نہیں ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

شاید مفتی صاحب کو اپنی موت کا بہت پہلے ہی علم ہو چکا تھا

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک کے خازن عابد خان نے بتایا کہ تقریبا ۳ رسال پہلے کی بات ہے، ہم مفتی صاحب کیساتھ عائشہ اپارٹمنٹ ممبئی ابراہیم بھائی جان کی رہائش گاہ پر گئے، جہاں حضرت تاج الشریعہ کا قیام تھا، وہاں بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بلڈنگ کی چھت پہ چلے گئے، وہاں بھی کافی لوگ تھے، مفتی صاحب ہمیں الگ ایک کونے میں لے گئے اور فرمانے لگے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں میرے دشمن بہت ہیں، تم لوگ حمزہ رضا کا خیال رکھنا، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے، عابد خان نے کہا کہ حضور کیسی بات کر رہے ہیں ؟ تو فرمایا میں صحیح کہہ رہا ہوں موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس کا کیا بھروسہ۔

جب آپ زیر علاج تھے، سیفی ہاسپیٹل ممبئی میں، شیخ توصیف حسن سر سے فرمایا، کہ جب میں انتقال کر جاؤں، تو میری نماز جنازہ حضور تاج الشریعہ پڑھائیں یا حضرت سید اویس مصطفیٰ میاں بلگرامی اور وہ نہ ہوں تو کوئی سید زادہ قبر میں اتارے اور مجھے اعلیٰ حضرت کے آبائی قبرستان میں دفن کیا جائے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مفتی صاحب کو اپنی موت کا پہلے ہی یقین ہو گیا تھا، وصیت کے کلمات انہوں نے اہل ناسک سے کہے گویا کہ وہ اہل ناسک پر حد درجہ اعتماد فرماتے تھے، وصیت میں خاص طور پر یہ فرمایا کہ حمزہ رضا کا خیال رکھنا، اس کا مطلب یہ تھا کہ جو کام میں چھوڑ کر جا رہا ہوں اسے حمزہ رضا پورا کریں گے، مفتی صاحب کے مشن کو ان کے صاحبزادے حمزہ رضا پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

انیس عالم سیوانی، لکھنؤ

سوانحی خاکہ

نام : محمد شعیب رضا

والد کا نام : حاجی شفیق احمد متوفی (۳/ ۱۲/ ۷/ ۲۰۰۷ء)

تاریخ پیدائش : ۲۷/ ۱/ اکتوبر ۱۹۷۴ء

بمقام : دودھلہ، پوسٹ۔ دودھلی، تھانہ۔ کرت پور، تحصیل۔ نجیب آباد، ضلع۔ بجنور (یوپی)

ذاتی رہائش : کینٹ بریلی شریف

شجرۂ نسب : محمد شعیب رضا بن حاجی شفیق احمد بن شبیر احمد بن نثار احمد

خاندان : شیخ صدیقی

تعلیم : 1993ء میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے عالمیت کی ڈگری حاصل کی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف سے حضور تاج الشریعہ۔ علامہ رضا تحسین رضا خاں اور علامہ قاضی عبد الرحیم بستوی علیہما الرحمۃ سے فتویٰ نویسی سیکھی اور سند الافتاء سے نوازے گئے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ۱۹۹۹ء میں M. Th کی ڈگری حاصل کی۔

۱۴۱۲ء میں شہادۃ السیر والسلوک دار العلوم المدرسۃ العالیہ گورنمنٹ اورینٹل کالج رامپور سے حاصل کی۔ 1992ء جامعہ دار السلام مراد آباد سے عربی میں ڈپلوما کورس کیا۔ 1993ء میں جامعہ اردو علی گڑھ سے ادیب کامل کیا۔

بیعت و اجازت : حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری سے

www.muftiakhtarrazakhan.com

شرف بیعت واجازت حاصل تھی۔

حج وزیارت : 2008 اور 2009 میں زیارت حرمین طیبین کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔

اساتذہ : علامہ مفتی محمد ایوب نعیمی، استاذ المعقولات علامہ ہاشم مرادآبادی وغیرہ

مشغلہ : کتب بینی، وتبلیغی اسفار

رشتۂ ازدواج : ۲۶ر فروری 2003 کو حضور تاج الشریعہ کی چوتھی صاحبزادی قدسیہ باجی سے نکاح ہوا۔

اولاد امجاد : ایک بیٹا، محمد حمزہ رضا، عمر تقریباً ۱۱ر سال، ۲ر بیٹیاں، نوار فاطمہ عمر تقریباً ۵ر سال اور دوسری بیٹی نور بہجت جو ابھی تقریباً ۱۱ر ماہ کی ہیں۔

برادران : رئیس احمد، ادریس احمد، وارث احمد، خورشید احمد، شعیب رضا، متین احمد، ایک بھائی کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔

بہنیں : کوثر جہاں، کشور جہاں، عشرت جہاں

انتقال پُرملال : ۱۵ر رمضان ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ر جون ۲۰۱۷ء ۱۲ر بج کر ۲۲ر منٹ پر رام مورتی ہاسپٹل بریلی شریف میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

نماز جنازہ : ۱۶ر رمضان المبارک ۵:۳۰ر بجے بعد نماز فجر حضور تاج الشریعہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مدفن : وصیت کے مطابق اعلیٰ حضرت کے آبائی قبرستان میں مدفون ہوئے جسے سٹی قبرستان کہا جاتا ہے۔ جہاں علامہ رضا علی شاہ، علامہ نقی علی خاں، علامہ حسن رضا خاں جیسی مقدس ہستیاں آسودۂ خاک ہیں۔

علامہ محمد شعیب رضا نعیمی جماعت اہل سنت کے بے لوث خادم اور مذہب اہل سنت کے وسیع النظر مبلغ تھے، ان کی زندگی کا نصب العین مسلک امام احمد رضا کی ترجمانی کرنا تھا، وہ اپنی تحریر وتقریر اور دعوت وتبلیغ سے لوگوں میں سنیت کی روح پھونکنا چاہتے تھے، انہوں

نے مذہب کو بزنس اور تجارت نہیں بنایا، جس نے، جب، جہاں، پکارا، چل دیے، کبھی کسی سے نذرانہ کا مطالبہ نہیں کیا، اگر کہیں کسی نے معمول کے برخلاف زیادہ نذرانہ پیش کیا تو کہتے کہ کہیں غلطی سے تو نہیں دے دیا ہے؟ اتنا نذرانہ تھوڑے ہوتا ہے، ایک مرتبہ ایک پروگرام سے واپس ہو رہے تھے راستے میں ٹرین میں ٹی ٹی کو پیسہ دینا ہوا، میں نے کہا میں دے دیتا ہوں تو کہنے لگے، نہیں پیسہ میں دونگا، لفافہ کھولا تو اس میں صرف دو ہزار روپے تھے، جبکہ ٹوٹل خرچہ ۲ ہزار سے زائد تھا، لیکن دینے والوں کو کوسنے کی بجائے فرمایا کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے، لیکن جب دوسروں کو کہیں بھیجتے تو جلسے والوں کو اشارہ کر دیتے۔

ہندوستان کے بہت سے شہر و دیہات ہیں جہاں آپ کے جانے کے سبب سے وہاں کے لوگ مرکز سے وابستہ ہیں، کلکتہ، اڑیسہ، ناسک وغیرہ جہاں حضور تاج الشریعہ کے چاہنے والے حضرت کی تاریخ نہ ہونے کے سبب آپ کے معتمد داماد اور خلیفہ علامہ مفتی محمد شعیب رضا کو بلاتے، مفتی صاحب جاتے، تقریر کرتے، لوگوں کی باتیں سنتے، چاہنے والوں کو دلاسہ دلاتے اور سمجھاتے کہ حضور تاج الشریعہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے مرکز توجہ ہیں، وہ اکیلے کہاں کہاں جا سکتے ہیں، اس طرح لوگوں کو مطمئن کرتے، لوگ بیعت کے لئے خواہش کرتے تو آپ اپنے لئے بیعت نہ کرتے بلکہ حضور تاج الشریعہ کے وکیل کی حیثیت سے تاج الشریعہ کے لئے داخل سلسلہ فرماتے۔

انداز بیان خواہ تقریر ہو یا تحریر نہایت سادہ، صاف ستھرا، جس سے کسی پڑھے لکھے انسان کا تصور ابھر کر آئے۔ رہنے سہنے، کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے میں بھی سادگی تھی۔ کوئی بناؤ سنگار نہ تھا۔ ہاں! عالمانہ وقار میں کوئی کمی نہ تھی، باتوں میں بردباری، اخلاق میں نرمی اور لوگوں کے دلوں میں گھر کرنے والے اوصاف کے حامل تھے، کئی دفعہ اس حقیر کی درخواست پہ دور دراز کے سفر کئے، جہاں گئے وہاں کے لوگ ہمیشہ کے لئے ان کے دیوانے ہو گئے، کئی سال پہلے میری گذارش پر اڑیسہ کے شہر جھارسوگڈہ، دوبار تشریف لے گئے، ایک مرتبہ سیوان بہار گئے اور لکھنؤ درگاہ لکھمن پیر میں آمد بھی اس حقیر کی درخواست پر

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوتی رہی، کبھی نہ کہا وہاں کیا ملے گا۔

ابھی دو تین سال پہلے کی بات ہے شہر لکھنؤ میں ہمارے ایک مخلص دینی بھائی عزیزم تاج محمد رضوی کی والدہ اور چھوٹے بھائی کا ایک حادثہ میں انتقال ہو گیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا آپ ان کے گھر تعزیت کے لئے پہنچے، دعائیں دی اور صبر کی تلقین کی، فاتحہ چہلم کے موقع پر اہل خانہ کی پریشانی تھی کہ نذرانہ کہاں سے پیش کریں گے اگر انہیں بلائیں، آپ کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ میں خود اپنے طور پر فاتحہ میں شرکت کروں گا، اس پروگرام میں آپ کے علاوہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری نے بھی شرکت فرمائی تھی، مفتی محمد شعیب رضا صاحب نے فاتحہ چہلم میں ایک زبردست خطاب کیا جس میں ردو ہابیہ کے ساتھ ساتھ نام نہاد صوفیا جو آر ایس ایس کے آلۂ کار بنے ہوئے تھے ان کا بھی پر زور رد کیا، انہیں دنوں میں ہندوستان کے وہابی سعودی عرب کے کسی وظیفہ خور کو امام حرم بنا کر لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے، اور گلی کوچوں میں اس سے نماز پڑھوا کر سنیوں کو بھٹکانے کا کام کر رہے تھے، اس وہابی امام حرم کی بھی مفتی صاحب نے خوب خبر گیری فرمائی، ویسے تو آپ سے محبت کرنے والوں کی لمبی فہرست ہے، جہاں ایک طرف حضور تاج الشریعہ سے نسبت کے سبب آپ لوگوں میں محبت اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے وہیں اپنے اخلاق کریمانہ اور ذاتی محاسن کے باعث بھی لوگوں میں مقبول تھے۔

ابتدا میں حضور تاج الشریعہ کے اکثر دوروں میں ہند و بیرون ہند ساتھ رہتے تھے، بعد میں حضرت کے حکم پر تنہا سفر کرنے لگے، معاندین نے یہ افواہ پھیلائی کہ حضور تاج الشریعہ اپنے داماد مولانا شعیب رضا سے ناراض ہیں، اس لئے اب وہ حضرت کے ساتھ پروگرام میں نہیں ہوتے، انہوں نے خود بتایا کہ حضرت نے ایک بار فرمایا کہ کتنے لوگ میرے ساتھ چلیں گے، تم اکیلے دورہ کرو، تا کہ لوگ تمہیں تمہاری وجہ سے پہچانیں، آپ نے کہا حضرت کے حکم کے مطابق میں نے ایسا کیا اور اس سے بہت فائدہ ملا، خود ہی فرمانے لگے کہ حضرت کے ساتھ کئی لوگوں کے جانے سے جلسے والوں پر خواہی نخواہی اضافی بار پڑتا ہے، ناسک اور

اس کے اطراف و جوانب میں اکثر آپ دورہ فرماتے ، وہاں لوگ آپ کی بڑی قدر کرتے ،امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک کے آپ سر پرست تھے ،پچھلے دو سالوں سے وہاں تحقیق کا شعبہ بھی آپ نے جاری کرایا تھا، جو الحمد للہ چل رہا ہے۔

ناسک کے برادران جن کی عقیدت قابل دید اور رشک تھی ،خاص کر محترم اقبال خطیب، بابا برہان خطیب، محمد مجاہد، توصیف سر، محمد مبین، عابد خان، صادق سر، حاجی محمد یونس سکریٹری، مولانا محمد عرفان اشرفی وغیرہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے دیوانہ ہیں۔

مفتی صاحب اب ہمارے درمیان نہیں رہے لیکن وہ ہم سب کے دلوں میں ہمیشہ رہیں گے، جب جب یاد آتی ہے تو بس دل مسوس کر رہ جاتا ہے، مجھ حقیر کو آپ کی رحلت سے سخت صدمہ پہنچا کہ اولاً تو وہ ہمارے شیخ اور مرشد برحق کے داماد تھے، ثانیاً ہمارے اوپر بڑے مہربان اور کرم فرما تھے، مسلک امام احمد رضا کے سچے ترجمان تھے، سنجیدہ مزاج اور صاحب فہم وبصیرت تھے، اپنی ہر بات مجھ سے بتاتے ، بہت سے امور میں مشورہ فرماتے ، ایک مرتبہ ایک صاحب نے ازراہ عناد کہا کہ لکھنؤ میں ایک انیس عالم ہیں جو کہتے ہیں کہ میں تاج الشریعہ کا خلیفہ ہوں، مطلب تھا کہ مفتی صاحب کہیں کہ انیس عالم جیسے بہت سے خلیفہ ہیں، لیکن آپ نے فرمایا کہ ہاں ہاں وہ خلیفہ بھی ہیں اور معتمد بھی ہیں، انہیں ہلکا نہ جانیئے اور اپنے جلسے کے لئے انہیں مدعو کیجئے اور ان سے مشورہ کر کے جلسہ کیجئے پھر ان صاحب نے بڑی منت سماجت کر کے دعوت دی اور اس بات کا اظہار کیا کہ ہم ناواقف تھے۔

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے

مفتی شعیب رضا کی ضرورت ابھی قوم کو تھی، وہ مرکز کے سچے نمائندہ تھے، ان کی رحلت ہم تمام برادران اہلِ سنت کے لئے عموماً اور خصوصاً برادران رضویہ کے لئے عظیم حادثہ ہے۔

ضعیفہ ماں، شریک حیات اور ان کے نونہال بچوں کے غموں کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے ، اکثر وہ فرماتے کہ محمد حمزہ رضا کی ماں میری بہت سی مشکلوں کو آسان بنا دیتی ہیں، اپنی

www.muftiakhtarrazakhan.com

گھریلوں اور ازدواجی زندگی سے بہت خوش اور مطمئن تھے، لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں کچھ اور ہی مقدور تھا، گذشتہ محرم الحرام کے موقع پر ناسک پروگرام کے لئے گئے تھے وہیں طبیعت بگڑی، اور بگڑتی چلی گئی، ٹاٹا ہاسپٹل ممبئی، سیفی ہاسپٹل ممبئی، بی ایل کپور دہلی، ودھانتا ہاسپٹل گڑگاواں، رام مورتی ہاسپٹل بریلی میں زیر علاج رہے، سب سے زیادہ پیلیا نے انہیں پریشان کیا، لیبر کینسر کی بھی ڈاکٹروں نے تشخیص کی تھی، ساتھ ہی جادو سے بھی متاثر تھے، آپ کی علالت سے حضور تاج الشریعہ کافی صدمے میں تھے، کلکتہ، گونڈہ، ناسک اور دارالعلوم مخدومیہ رودولی کے پروگرام بھی اسی سبب حضرت نے کینسل فرمائے، رمضان شریف سے پہلے حضور تاج الشریعہ کے دولت کدہ پر آگئے تھے، رمضان شریف کے دوسرے عشرہ میں طبیعت بگڑی، رام مورتی ہاسپٹل میں داخل کرایا گیا، لیکن سنبھل نہ سکی، آخری سفر کے لئے بلاوا آچکا تھا، اخیر کار ۱۵ ر رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ر جون ۲۰۱۷ء بروز اتوار تقریباً دن کے ۱۲ ر بج کر ۲۲ ر منٹ پر جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون،

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

علالت کے ایام میں آپ سے آپ کے بڑے بھائی محترم خورشید احمد اور برادران ناسک بالخصوص بابا برہان خطیب کے گھر والوں نے عقیدت اور خدمت کا حق ادا کردیا، جتنی خدمت ان لوگوں نے کی وہ انہیں کا حصہ تھا، خود مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے اس حقیر سے اس کا تذکرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور جملہ اہل محبت کو جزائے خیر دے آمین۔

مفتی صاحب قبلہ کی نماز جنازہ آبروئے اسلام وسنیت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ نے ۱۶ ر رمضان شریف ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۲ ر جون ۲۰۱۷ء بروز پیر صبح لگ بھگ ساڑھے پانچ بجے پڑھائی اور اس قبرستان میں دفن ہوئے جہاں حضور تاج الشریعہ کے اجداد اور خاندان کے کئی عالی مرتبت بزرگ مدفون ہیں، خاص کر علامہ رضا علی شاہ اور علامہ مفتی نقی علی خاں اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

خاندانی پس منظر

مولانا محمد شعیب رضا صاحب نے ایک معزز زمین دار شیخ صدیقی گھرانے میں آنکھ کھولی، آپ کی پیدائش ۱۹۷۴ء میں ضلع بجنور تحصیل نجیب آباد مقام دودھلہ میں ہوئی، آبائی طور پر گھر میں زراعت کا کام ہوتا تھا، آپ کے والد حاجی شفیق احمد مرحوم متوفی (۳؍دسمبر ۲۰۰۷) سنی صحیح العقیدہ شریف النفس انسان تھے۔

سات بھائی اور تین بہنوں میں ایک بھائی کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا، چھ بھائیوں میں مولانا شعیب رضا صاحب پانچویں نمبر پر تھے، سب سے بڑے بھائی رئیس احمد، ادریس احمد، وارث احمد، خورشید احمد، محمد شعیب رضا، اور سب سے چھوٹے متین احمد ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ ابتدائی مولانا شعیب صاحب کا نام شعیب احمد رکھا گیا ہوگا۔ لیکن جب آپ نے ہوش سنبھالا ہوگا تو خود کسی عالم کے مشورے سے اپنے نام کے آغاز میں اسم پاک (محمد) اور اخیر میں رضا کا اضافہ کیا ہوگا۔ ناموں کی ترتیب سے ایسا لگتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا نام شروع ہی سے محمد شعیب رضا ہی رکھا گیا ہو، چونکہ مقدر تھا خاندان رضا کی طرف منسوب ہونا، کون ایسا سنی ہوگا جو خاندان رضا سے منسوب ہونا نہ چاہے گا۔

اس لحاظ سے مولانا شعیب رضا صاحب بہت خوش نصیب اور سعادت مند تھے، اللہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

تعالیٰ نے کئی اعتبار سے انھیں مکرم فرمایا تھا۔ ایک تو وہ عالم اسلام کی مقتدر شخصیت نبیرۂ اعلیٰ حضرت سیدی حضور تاج الشریعہ، مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری اطال اللہ عمرہ کے عزیز شاگرد رشید تھے، حضرت ہی کے دامن کرم سے سلسلۂ رضویہ برکاتیہ قادریہ میں وابستہ تھے، مزید شرف کے حضرت کے خلیفہ ومجاز ومعتمد خاص تھے، بہت سے مقامات پر حضرت کے لیے وکالۃً لوگوں کو داخل سلسلہ فرماتے تھے، اور ان سب پہ اہم یہ کہ حضرت کی دختر نیک اختر کیساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے، طالب علمی کے دور سے لیکر آخر وقت تک دنیا کے دسیوں ملکوں میں حضرت کے شریک سفر رہنے کا اعزاز اور فخر بھی آپ کو حاصل تھا، حضرت کے دامادوں میں محترم المقام الحاج برہان علی رضوی، لائق صدر احترام الحاج منسوب علی خاں رضوی، حضرت علامہ سلمان رضا خاں (خلف اکبر علامہ سبطین رضا خاں علیہ الرحمہ) علامہ مفتی محمد شعیب رضا علیہ الرحمہ اور محترم الحاج محمد فرحان رضا قادری ہیں، اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ کے جملہ اعزہ واقارب کی عزت وحشمت اور شان وشوکت میں اضافہ فرمائے۔ آمین

دامادوں میں حضرت علامہ سلمان رضا خاں اور علامہ محمد شعیب رضا صاحب عالم دین ہیں۔

مفتی محمد شعیب رضا صاحب کو عام طور پر دنیائے سنیت میں داماد تاج الشریعہ کے لقب سے جانا جاتا تھا۔

غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ مولانا شعیب رضا صاحب کافی عرصہ تک حضرت کے ساتھ سفر وحضر میں رہے، دامادوں میں صرف آپ ہی ہوتے تھے اس لیے عام طور پر داماد تاج الشریعہ سے آپ کا تعارف ہوا۔ بات کہاں سے چلی تھی اور کہاں پہنچ گئی، معاف کیجئے گا! بات جب اعلیٰ حضرت اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کی ہوتی ہے تو نہ زبان قابو میں رہتی ہے نہ قلم پہ کنٹرول رہتا ہے، جی یہی چاہتا ہے کہ بولتے رہیں، لکھتے رہیں، اسی میں زندگی تمام ہو جائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

الغرض مولانا شعیب رضا کی پوری فیملی میں والدہ کے علاوہ فی الوقت پانچ بھائی جن کا اوپر تذکرہ ہوا اور تین بہنیں کوثر جہاں زوجہ حاجی سردار احمد، کشور جہاں زوجہ جناب نفیس احمد، عشرت جہاں زوجہ جناب فہیم خاں ہیں۔

بجنور سے دہلی

مولانا شعیب رضا صاحب کے بڑے بھائی محترم ادریس احمد رضوی نے ۶ رفروری ۱۹۷۷ء میں بغرض تجارت دہلی کا سفر کیا، دلی میں خراد کی مشین لگائی، اللہ کے فضل وکرم سے کاروبار میں روز افزوں ترقی ہوئی اور رفتہ رفتہ باقی بھائی بھی دلی میں شفٹ ہو گئے۔

ابھی فی الحال بھجن پورہ دلی میں آپ کا مکان ہے جہاں گھر کے باقی افراد رہائش پذیر ہیں، جہاں تک مجھے یاد آرہا ہے غالباً ۲۰۰۳ء میں جب بغداد شریف سے واپس آیا تھا، دلی اکثر آنا جانا رہتا تھا، حسن اتفاق کے اس درمیان میرے کرم فرما، ہم مزاج، ہم فکر یعنی رضویت اور بریلویت کے تعلق سے بہت حساس اور معین وحامی حضرت علامہ ابوساریہ عبداللہ علیمی (مہاراج گنجوی، یوپی) بھی دلی میں تشریف رکھتے تھے، کسی طرح مفتی شعیب رضا صاحب سے رابطہ ہوا، آپ کی شادی ہو چکی تھی، مغرب کے بعد مولانا ابوساریہ صاحب کیساتھ بھجن پورہ آپ کے مکان پر ملاقات ہوئی تھی شاید یہ پہلی ملاقات تھی، مفتی صاحب کے اخلاق کریمانہ سے اسی وقت یہ حقیر کافی متاثر ہوا، کافی دیر تک ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں، رات کا کھانہ بھی آپ کے ساتھ کھانے کا موقع ملا۔

مفتی صاحب کی شخصیت علمی اعتبار سے بھی نمایاں تھی، دعوتی، تحریکی، اخلاقی اعتبار سے بھی نمایاں تھی اور سب پہ اہم یہ کہ آپ کی شخصیت کو سب سے زیادہ جن چیزوں نے نکھار کر پیش کیا وہ حضور تاج الشریعہ کی نسبت وقرابت ہے، جب سے آپ کا رشتہ حضرت کے گھر سے ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی شہرت ومقبولیت میں بے پناہ اضافہ فرمادیا یہ سب پہ ظاہر ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

لیکن ان تمام چیزوں میں ایک چیز یہ ہے کہ اگر آدمی کے اندر خود کچھ خوبیاں نہ ہوں یا صلاحیت نہ رکھتا ہو تو صرف نسبتوں کی بنیاد پہ کامیابی کی گاڑی زیادہ دور تک نہیں چل پائے گی، مطلب یہ ہے کہ مفتی شعیب رضا صاحب کے اندر کچھ ایسی صلاحیتیں اور خوبیاں تھیں جس کی بنیاد پر ان کو امتیازی پوزیشن حاصل تھی، ان کے برادران اور بھتیجوں سے ملکر یہ اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ گھریلو ماحول، خاندانی حالات حد درجہ سادگی پسند اور اخلاق ومحبت سے مملو ہیں۔

تقریباً آپ کے تمام بھائیوں اور بعض بھتیجوں سے ملاقات ہے، بھائیوں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب جس درخت کے پھل تھے یا جس گلشن کے پھول تھے اس کی ہر شاخ خوشبودار اور ہر پھل شیریں اور لذیذ ہے۔

آپ کے بھائیوں میں آپ سے بڑے محترم الحاج خورشید احمد رضوی سے مفتی صاحب کی علالت کے دوران سیفی ہاسپٹل، ٹاٹا ہاسپٹل، اس کے علاوہ دلی بی ایل کپور ہاسپٹل اور بریلی شریف میں بارہا ملاقاتیں ہوئیں، محترالحاج خورشید احمد صاحب اسی سال ۲۰۱۷ء میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے، محترم خورشید بھائی اتنے نیک، باسعادت، شریف النفس اور کریم انسان ہیں کہ ان کی تعریف نہیں کی جاسکتی، مفتی صاحب جتنے روز بیمار رہے اکثر ایام ولیالی آپ کے مفتی صاحب کی تیمارداری میں گذرے ہیں، مفتی صاحب کے ساتھ آپ کا رویہ چھوٹے بھائی کی طرح نہیں تھا بلکہ ایسا لگتا تھا کہ بڑے بھائی نہیں بلکہ شاگرد یا خادم ہوں، سیفی ہاسپٹل میں جب خورشید بھائی سے پہلی ملاقات ہوئی تو آپ نے اس حقیر فقیر کی دست بوسی کی، ان کا رتبہ بلند، نسبت بلند، عمر زیادہ اس سب کے باوجود ان کا میرے جیسے ایک کمترین مولوی کی دست بوسی بس اس سبب سے تھا کہ گھریلو ماحول دیندارانہ اور عاجزانہ ہے، یہ گھر کی تربیت کا اثر ہے کہ ایک بڑا اپنے چھوٹے کی دست بوسی کررہا ہے، خورشید بھائی کے اخلاق، اور کرم فرمائیوں، ذرہ نوازیوں سے میں نے

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ محسوس کیا کہ مفتی صاحب گھر میں اکیلے عالم تھے لیکن گھر کے تمام افراد کی پرورش و پرداخت اور تربیت نہایت مہذب ماحول اور دیندار لوگوں کے زیر سایہ ہوئی ہے ورنہ بعض موقعوں پہ ایسی ایسی ناگوار چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں کہ آدمی ان سے بدظن ہوجاتا ہے، عام طور پر سب سے زیادہ غیر مہذب، بے سلیقہ، بداطوار اور علم وآگہی سے دور کسی کو پایئے گا تو پیروں اور مولویوں کے گھر والوں اور رشتہ داروں کو، چونکہ ان کو اِس بات کا زعم رہتا ہے کہ ہم فلاں حضرت اور فلاں خانقاہ کے سجادہ کے بیٹے ہیں، بھائی ہیں یا رشتہ دار ہیں۔

لیکن مفتی صاحب کے گھر والوں سے ملکر یہ اندازہ ہوا کہ جو تہذیب وشرافت اور حسن اخلاق مفتی صاحب میں پایا جاتا تھا درحقیقت وہ گھریلو ماحول کا اثر تھا، والدین کی اچھی تربیت کا ثمرہ تھا، اللہ رب العزت اپنے کرم خاص سے مفتی صاحب اور آپ کے والد مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین والدہ اور بھائیوں، بہنوں کو صبر وشکر کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

ازدواجی زندگی

حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب علیہ الرحمہ کو جہاں دیگر خصوصیات حاصل تھیں، ان میں ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ آپ حضور تاج الشریعہ کے داماد تھے۔

حضور تاج الشریعہ کی چوتھی صاحبزادی محترمہ قدسیہ باجی سے ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۶ر فروری ۲۰۰۳ء کو آپ کا نکاح ہوا، علامہ تحسین رضا خاں علیہ الرحمہ نے نکاح پڑھایا، نکاح کے گواہ الحاج سراج رضا خاں نوری اور حافظ عبد السبحان نعیمی بنے۔

اس میں کیا شبہ ہے کہ یہی سعادت مفتی صاحب کے لیے بہت بڑی تھی، اور وہ اس بات کو محسوس بھی کرتے تھے، چونکہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ کے سامنے ہر بڑائی ہیچ نظر آتی ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ کی نسبت ہی کا فیض تھا کہ مفتی صاحب ملک و بیرون ملک میں قدر و منزلت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے، مفتی صاحب اس رشتے کا بہت احترام بھی کرتے تھے اور نبھاتے بھی تھے، اس بات کو میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اکثر مجھ سے باتیں ہوتی تھیں لیکن کبھی بھی کوئی ایسی بات زبان پہ نہ لاتے کہ جس سے حضور تاج الشریعہ یا پیرانی اما یا علامہ عسجد رضا خاں قادری کی تخفیف شان کا پہلو نکلتا ہو۔

اپنی ازدواجی زندگی سے مفتی صاحب بہت مطمئن اور خوش تھے، گھر کے معاملات میں کبھی حرف شکایت زبان پہ نہیں لاتے بلکہ اکثر باتوں میں اپنی رفیقہ حیات محترمہ قدسیہ باجی کی بڑی پذیرائی کرتے اور فرماتے کہ بہت زیرک، ہونہار اور با حوصلہ ہیں، میری پریشانیوں اور مشکلات میں ان کی معاونت بہت اہم ہوتی ہے، زندگی کی دشوار راہوں کو میں اپنے شریک سفر کی بدولت آسانی سے عبور کر لیتا ہوں۔

اسی طرح بچوں کے معاملات میں عزیز محترم حمزہ رضا اور دختر نیک اختر عزیزہ نوار فاطمہ کا اکثر ذکر آجاتا، کئی دفعہ فون پر باتیں کرتے کرتے کہتے رُک جایئے، بیٹی پریشان کر رہی ہے کبھی کہتے ہولڈ کیجیے، بچے فون چھین رہے ہیں، کبھی بچوں کو ڈاکٹر کے یہاں لایا ہوں کبھی اسکول لینے آیا ہوں، غرض کہ مفتی صاحب کی ازدواجی زندگی نہایت درجہ خوشگوار اور اطمینان بخش تھی۔

اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے خوشگوار ایام اتنے ہی لکھے تھے جسے گذار کر مفتی صاحب خدا کو پیارے ہو گئے۔

کسی کو کیا خبر تھی کہ یہ ہنستی کھیلتی زندگی اتنی جلدی خموش ہو جائے گی، کون جانتا تھا کہ چاند کے ٹکڑے یتیمی کی کرنبا کیوں کا۔ امنا کریں گے، کسے خبر تھی کہ جو بچے ابھی باپ کی انگلیوں کے محتاج ہیں وہ اتنی جلدی بے یار و مددگار ہو جائیں گے، سب کچھ ہے، زمانہ ہے پورا خاندان ہے، کسی چیز کی کمی نہیں ہے لیکن تم نہیں ہو پھر یہ دنیا کس کام کی، تیرے بغیر

www.muftiakhtarrazakhan.com

سارے رشتے ادھورے ہیں، تیری ایک آواز سے گھر کا ماحول بدل جاتا تھا، تیرے وجود سے گھر کی رونق تھی، تم نہیں تو پھر یہ گھر کس کام کا، یہ دنیا کس کام کی؟

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

۱۵/رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱/جون ۲۰۱۷ء بروز اتوار تقریباً صبح ۱۱/بجے دن میں اہل سنت و جماعت کے مقتدر عالم، مسلک و مذہب کے پاسبان، حق و صداقت کے داعی ونقیب، حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کے خلیفہ، معتمد، چوتھے داماد اور مرکزی دارالافتاء کے ایک اہم ذمہ دار مفتی، حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی متوطن ۔دودھلہ، پوسٹ ۔دودھلی، تھانہ۔کرت پور، تحصیل۔نجیب آباد، ضلع۔بجنور، یوپی نے داعی اجل کو لبیک کہا، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ السلام کے طفیل ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے آمین۔

مفتی محمد شعیب رضا صاحب ۲۷/اکتوبر ۱۹۷۴ء کو ضلع بجنور کے دودھلہ گاؤں میں پیدا ہوئے، سات بھائیوں میں آپ چھٹے نمبر پر تھے، ایک بھائی کا بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا، سب سے بڑے بھائی رئیس احمد صاحب دوسرے ادریس احمد تیسرے وارث احمد چوتھے خورشید احمد پانچوے مفتی محمد شعیب رضا صاحب، سب سے چھوٹے متین احمد۔

تین بہنیں ہیں کوثر جہاں، کشور جہاں، عشرت جہاں آپ کے والد کا نام حاجی شفیق احمد مرحوم متوفی (۳/۱۲/۷/۲۰۰۷ء) ہے۔

آپ کا شجرۂ نسب محمد شعیب رضا بن شفیق احمد بن شبیر احمد بن نثار احمد ہے، والدہ ماجدہ الحمدللہ بقید حیات ہیں، اللہ تعالیٰ عمر دراز فرمائے آمین۔

۲۶/فروری ۲۰۰۳ء کو حضور تاج الشریعہ سیدی سندی آقائے نعمت علامہ مفتی محمد اختر

www.muftiakhtarrazakhan.com

رضا خاں قادری ازہری میاں اطال اللہ عمرہ کی چوتھی صاحبزادی قدسیہ باجی (رب کریم آپ کو صبر جمیل اور اس مصیبت ناگہانی کے بدلے دنیا و آخرت میں اجر جزیل عطا فرمائے آمین) سے آپ کا عقد مسنون ہوا۔

مفتی محمد شعیب رضا صاحب کے ایک بیٹا، محمد حمزہ رضا جن کی عمر تقریباً گیارہ سال ایک بیٹی، نوار فاطمہ جو تقریباً ۵ رسال کی ہیں اور سب سے چھوٹی صاحبزادی، نور بہجت جن کی ولادت اسی سال غالباً ربیع الاول شریف کے اخیر یا ربیع الاخر شریف ۸ ۳ ھ میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم علاقائی مدرسوں میں حاصل کیا، باضابطہ درس نظامیہ کی تکمیل جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے کی۔ ۱۹۹۳ء میں فرسٹ ڈویزن سے جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے عالم کی سند حاصل کی، مرکز اہل سنت بریلی شریف میں رہ کر حضور تاج الشریعہ سے فقہ وافتا کی تربیت حاصل کی، عرس رضوی کے موقع پر ازھری گیٹ ہاؤس میں قل شریف کی محفل میں آپ کے مفتی ہونے کا اعلان خود حضور تاج الشریعہ نے فرمایا تھا۔

دارالافتاء بریلی سے افتاء کی سند آپ کو تفویض کی گئی، جس پہ حضور تاج الشریعہ کے علاوہ سید شاہ نجیب حیدر میاں برکاتی مارہرہ مطہرہ کا دستخط ہے، سند پہ تاریخ نہیں درج ہے ،لیکن میرا اندازہ ہے کہ غالباً یہ سند آپ کو ۲۰۰۴ء میں دی گئی تھی۔

حصول علم کا آپ کو بے پناہ شوق تھا، تحصیل علم میں کبھی آپ نے عار نہیں محسوس کیا، اس لئے جہاں آپ کو لگا کہ یہاں سے کچھ حاصل ہو سکتا ہے وہاں گئے، ۱۴۱۲ھ میں دارالعلوم المدرسہ العالیہ گورنمنٹ اورینٹل کالج رامپور سے شہادۃ السیر والسلوک حاصل کیا۔ جامعہ دارالسلام سے 1992ء میں ڈپلوما کورس ان عربک کیا۔ جامعہ اردو علیگڑھ سے 1993ء میں ادیب کامل اور 1999ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے .M.th کیا۔

پڑھنے لکھنے کا شوق ہمیشہ رہا، فراغت کے بعد حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کے ساتھ ہندو بیرون ہند کے بیشتر تبلیغی دوروں میں ساتھ رہتے تھے، بعد میں جیسا کہ انہوں نے خود راقم سے بیان کیا کہا کہ ایک مرتبہ حضور تاج الشریعہ نے فرمایا کہ کب تک اور کتنے لوگ

www.muftiakhtarrazakhan.com

میرے ساتھ چلو گے، لہٰذا تم اکیلے سفر کرو اور دائرہ تبلیغ وسیع کرو، اس کے بعد آپ نے ہندوستان کے علاوہ افریقی ممالک اور دبئی وغیرہ کے متعدد سفر کئے اور پورے اخلاص اور جذبہ کیساتھ سنیت کی تبلیغ اور مسلک امام احمد رضا کی اشاعت فرماتے رہے، اکثر و بیشتر سفر پہ رہنے کے باوجود جب موقع ملتا مطالعہ میں مشغول ہو جاتے، مجھ حقیر سے بھی فرماتے کہ ادھر ادھر کی لفاظی سے بہتر ہے کہ حدیث کی کوئی کتاب منتخب کریں اور اسی کے مطالعہ سے تقریر کریں۔

ان کے ساتھ مجھے تقریبا ۱۲، ۱۳ سال سفر و حضر میں رہنے کا موقع ملا، جہاں تک مجھے یاد آرہا ہے کہ شروعاتی ملاقات باضابطہ طور پر ۲۰۰۳ء میں بغداد شریف سے واپسی کے بعد دہلی بھجن پورہ میں ان کی رہائش گاہ پر ہوئی تھی، ساتھ میں میرے کرم فرما، محسن، برادر کریم علامہ ابو ساریہ، عبد اللہ علیمی فاضل بغداد تھے، کافی دیر ملاقات رہی لیکن کہیں سے ہمیں یہ احساس نہیں ہوا کہ یہ حضور تاج الشریعہ کے فرزند نسبتی ہیں، ایک بے تکلف دوست کی طرح آپ کرم فرماتے رہے، پر تکلف ضیافت فرمائی اور پھر ایسا ساتھ ہوا کہ ان ۱۲/۱۳ سالوں میں اکثر فون پر باتیں ہوتیں، بہت کم ایسا ہوا کہ دو چار دن ناغہ ہوا ہو ورنہ اکثر فون وہ خود کرتے تھے، کافی دیر تک گفتگو فرماتے، ہر طرح کی باتیں ہوتیں، باتیں اتنی لمبی ہوتیں، کہ کبھی کبھی درمیان میں فرماتے اچھا ہولڈ کیجئے، حمزہ میاں پریشان کر رہے ہیں، کبھی کہتے کہ بیٹی بات نہیں کرنے دے رہی ہے، یا کبھی ایسا ہوتا کہ کھانا لگ گیا ہے، کھانا کھا لوں، تو پھر بات کرتا ہوں، کبھی کسی لفظ سے ترشی یا بے مروتی کا اظہار نہ ہوا، بلکہ جب بھی بات ہوتی تو یہی محسوس ہوتا کہ جیسے بہت دنوں کے بعد بات ہو رہی ہے، ہمیشہ گرم جوشی اور اشتیاق کا اظہار فرماتے، ان سے باتیں کر کے کبھی خوشیاں دوبالا ہوتیں اور کبھی غم ہلکا ہوتا، ایسا لگتا کہ جیسے کوئی اپنا ہو، میرا خیال ہے کہ احباب کی اکثریت اس بات سے اتفاق کرے گی کہ وہ اخلاق کے دھنی اور خوش مزاجی کے جوہر سے مکمل آراستہ تھے، ہمیشہ چہرے پر مسکراہٹ اور ہر دم تازہ دم نظر آتے تھے، کوئی بھی فون کرے فون ریسو کرتے اگر کسی سبب

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے فون نہیں اٹھتا تو بعد میں کرتے، معقول جواب دیتے، مذہب ومسلک کی نمائندگی اور ترجمانی کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے، مشکل سے مشکل حالات میں بھی پائے استقلال نے لغزش نہ کھائی۔ عزم وحوصلہ ہمیشہ بلند رکھا، جب بھی کبھی مرکز یا حضور تاج الشریعہ کی بات آئی تو مردانہ وار میدان عمل میں کود پڑے۔ اپنے چاہنے والوں کو ہمیشہ مفید مشورہ دیتے، طمع بھری نظروں سے کسی کو نہ دیکھتے، ایک مرتبہ حاجی محمد انیس صدیقی مرحوم سابق سکریٹری درگاہ کھمن پیر نے نذرانہ پیش کیا تو آپ نے لینے سے یہ کہتے ہوئے منع فرمایا کہ ابھی تو آپ نے ایک یا دو دن پہلے نذرانہ دیا تھا، حاجی صاحب ان سے اتنا متاثر تھے کہ کہنے لگے حضرت! آپ ایک دن میں اگر کئی بار آئیں گے تو ہم ہر بار نذر پیش کریں گے، اس لئے کہ یہ سب کچھ آپ ہی کا ہے، اکثر وبیشتر لکھنؤ سے گذرنا ہوتا تھا، جب ادھر سے آتے یا جاتے تو درگاہ شریف آتے، درگاہ شریف کے احاطے میں روافض وخوارج اور وہابیہ دیابنہ کے داخلہ پر پابندی ہے، مسجد میں اکثر کوئی بھولے بھٹکے یا بے حیائی سے آگیا تو حاجی صاحب مرحوم اس کے مرتبے کے اعتبار سے کبھی ڈنڈوں سے کبھی لات گھونسوں سے خاطر مدارات کر کے واپس بھیجتے تھے، متعدد دفعہ جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو فرمانے لگے کہ ہمارے حاجی صاحب وہ کرتے ہیں جو مرکز میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ فرمانا ازراہ حوصلہ افزائی کے تھا، اس لئے کہ مرکز اہل سنت میں وہابیہ کی رسائی ہی کب ہے!

حاجی محمد انیس صدیقی مرحوم ان کا بے حد احترام کرتے تھے اور مفتی صاحب علیہ الرحمہ بھی انہیں محبت سے ہمارے حاجی صاحب کہتے تھے، ہر سال عرس کھمن پیر میں بحیثیت سرپرست اور مرکز کے نمائندہ کے شرکت فرماتے تھے۔

علامہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب نعیمی کی رحلت دنیائے سنیت کے لئے ایک عظیم صدمہ اور جملہ برادران رضویہ کے لئے ایک بڑا سانحہ ہے، ویسے تو جو بھی اس دنیا میں آیا ہے اسے جانا ہے لیکن بعض لوگوں کا اس طرح چلا جانا دل ودماغ کو مضطرب کر دیتا ہے۔ ملت اسلامیہ کو جہاں اس بات کا غم ہے کہ ایک جواں سال فاضل، سلیم الفکر مبلغ، وسیع النظر

www.muftiakhtarrazakhan.com

ترجمان، مسلک حق کا بے باک ناشر جو اپنی فکری جولانیوں اور لسانی توانائیوں سے آن کے آن میں انقلاب بپا کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا، وہ ہماری نظروں سے روپوش ہو گیا ،وہیں ہم سب کے آقائے نعمت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مرشد برحق حضور تاج الشریعہ کے فرزند روحانی ہونے کی حیثیت سے پوری ملت حنفیہ سنیہ دوبالا غم والم سے دوچار ہے۔

ہم غلامان رضویہ حضور تاج الشریعہ، مخدوم گرامی قدر، شہزادہ والا تبار علامہ محمد عسجد رضا خان صاحب، اور خانوادۂ مبارکہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب کریم اپنے فضل خاص سے سیدی آقائے نعمت اور خانوادۂ مبارکہ پر صبر کا بادل برسائے اور اپنے بندۂ خاص کے توسل سے ہم غلاموں پر کرم کی برسات فرمائے جس کا ظہور ہمارے آقائے نعمت پر بطفیل سرکار ابد قرار ہوتا ہی رہتا ہے، رب کریم مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی قبر مبارک کو رحمتوں سے بھر دے اور جنت الماوی میں انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین، مفتی محمد شعیب رضا صاحب کا اس دنیا سے جانا ضرور باعث غم وافسوس ہے لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ بلاوا آیا تو ایسے مبارک ایام میں جن میں مرنا ہزار زندگیوں سے بہتر ہے، حضور تاج الشریعہ نے نماز جنازہ پڑھائی، یہ سعادت کیا کم ہے؟ اور آخری آرام گاہ کے لئے جگہ بھی کیا خوب پائی جہاں علامہ رضا علی شاہ اور علامہ نقی علی خان جیسے مقربین بارگاہ الٰہی مدفون ہیں،

ابر رحمت ترے مرقد پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

www.muftiakhtarrazakhan.com

نقش جمیل

حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

قد لمبا......سر متوسط......گردن معتدل......کان متناسب......آنکھیں پُرنور......چمکتی ہوئی پیشانی......ناک لمبی......لب باریک......ڈاڑھی کے بال کم......شوارب خفیف......رخسار کا بالائی حصہ ابھرا ہوا......عارضِ سیمیں مائل باسفل......ہونٹوں پہ مسکراہٹ......سینہ کشادہ......کلائیاں چوڑی......ہتھیلیاں بھری ہوئیں......انگلیاں لمبی......پیر لمبے......چال درمیانی لیکن بوقت ضرورت رفتار تیز ہوتی۔ لباس سادہ......زرق برق سے دور......قمیص شلوار اور بریلوی ٹوپی جلسے جلوس میں جبہ، عمامہ......لہجے میں نرمی......باتوں میں استحکام......ان اوصاف کو اگر آپ یکجا کرتے ہیں تو جو صورت ذہن وفکر کے پردے پر ابھر کر آتی ہے یا جو شبیہ مرتسم ہوتی ہے اسی کا نام فاضل لاثانی، خلیفہ و داماد حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی قادری ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیگر اوصاف ومحامد کے ساتھ ساتھ ظاہری خوبیوں سے بھی نوازا تھا، دیکھنے والا دیکھ کر متاثر ہوتا، شخصیت ایسی متاثر کن تھی کہ جس مجلس میں ہوتے نمایاں نظر آتے، جلسے جلوس میں جب رونق اسٹیج ہوتے تو بارعب اور مہیب نظر آتے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مسکراتا ہوا چہرہ

مفتی محمد شعیب رضا نعیمی گوناں گوں اوصاف کے حامل تھے، آپ جب باتیں کرتے یا اپنوں کے درمیان ہوتے تو چہرہ پر مسکراہٹ تیرتی رہتی، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جو کچھ نظریں دیکھ رہی ہیں وہ سب صداقت پر مبنی ہیں، بہت سے لوگ مجبوراً کسی سے مل لیتے ہیں، باتیں بھی کر لیتے ہیں لیکن اندرونی کیفیت کچھ اور ہوتی ہے، اس کے برخلاف مفتی صاحب مرحوم ومغفور کے چہرے کا ہاؤ بھاؤ باطن کی غمازی کرتا، وسعت قلبی کا اظہار آپ کے چہرے سے ہوتا تھا، آپس میں بڑی کشادہ ظرفی کا مظاہرہ فرماتے، جو کچھ کہنا ہوتا کھل کر کہتے، احباب کے درمیان کوئی تکلف نہیں ہوتا، جس مجلس میں ہوتے ماحول خوش گوار ہوتا، عام طور پر سب کی سنتے، جہاں ضرورت ہوتی وہاں بولتے، کبھی کبھی بولنے کے درمیان خوب ہنستے، لیکن عام طور پر بولنے یا سماعت کے دوران چہرے پر مسکراہٹ ہوتی، ساتھ میں بیٹھنے والوں کو اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا، ملنے والوں سے اس طرح ملتے کہ جیسے کافی پرانے تعلقات ہوں، تعلقات کا بھرپور خیال فرماتے، آپ کے متعلقین آپ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوتے، جو کوئی ایک بار مل لیتا وہ آپ کے حسن اخلاق سے دور نہیں رہتا بلکہ اپنا بن جاتا، چونکہ آپ کا محبتانہ برتاؤ اور شخصی جاذبیت اسے اپنا گرویدہ بنا لیتی۔

یہی وجہ ہے کہ حضور تاج الشریعہ کی نسبت کے سبب تو لوگ آپ کو جانتے ہی ہیں بلکہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو بذات خود مفتی صاحب سے متاثر ہیں، اور ذاتی طور پر مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے قدر دان ہیں اور یہ بھی حضور تاج الشریعہ دام فیضہ کی دعاؤں کی برکت اور فیض بخش صحبت کا اثر ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

طبیعت میں سادگی

مفتی محمد شعیب رضا نعیمی سادگی پسند آدمی تھے، تصنع نام کی کوئی چیز آپ میں نہیں تھی، نہ ظاہری بناؤ سنگار اور نہ دیکھاوے کا ٹھاٹ باٹ اور نہ تعلّی وتفوق کی لاعلاج بیماری۔

جو کچھ تھا وہ سب کے سامنے تھا، ہمیشہ یکساں دکھائی دینے والے مفتی صاحب جہاں جاتے وہیں کے ہو جاتے، اُن کا اخلاص ان کے اخلاق کے شانہ بہ شانہ ہوتا، ان کی خود اپنی ایک پہچان تھی، وہ اپنی جداگانہ شناخت رکھتے تھے، براہ راست لوگ ان سے متعلق تھے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اُن کا تعارف دنیائے سنیت میں سیدی ومرشدی حضور تاج الشریعہ کی قربت ونسبت کی بنیاد پر ہوا۔ لیکن ان تعلقات کو برقرار رکھنے اور اس تعارف کو باقی رکھنے میں مفتی صاحب کی شخصیت کا بہت بڑا عمل دخل تھا۔

لوگ ان سے بہت جلد متاثر ہو جاتے اور ہمیشہ ان کے رابطے میں رہتے۔ اس کا اہم سبب یہی تھا کہ مفتی شعیب رضا صاحب خواہی نخواہی اپنی نسبت کا رعب نہیں جھاڑتے بلکہ ایک سیدھا سادھا وجود، ایک سادگی پسند انسان، تمام خوبیوں کے باوجود کیا کوئی اتنا منکسر المزاج ہوتا ہے؟ ان کی بات چیت، رکھ رکھاؤ، وضع قطع سے یہ نہیں لگتا تھا کہ آبروئے اسلام وسنیت، مرکز رشد وہدایت شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ کے داماد اور اقرب القریب ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ کون تھا جس کے بچھڑنے کا چرچہ زبانوں پر ہے

یوں تو روز لوگ دنیا میں آتے ہیں اور روزانہ ہی نہ معلوم کتنے لوگ عدم کے پردے میں روپوش ہو جاتے ہیں، نہ وجود پذیر ہونے والوں کی موجودگی کا کوئی خاص احساس اہل دنیا کو ہوتا ہے اور نہ جانے والوں کے جانے کا غم لوگوں کو اتنا ستاتا ہے۔

لیکن کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی موجودگی باعث رحمت و برکت ہوتی ہے اور جن کا دنیا سے رخصت ہونا حسرت وافسوس کا باعث ہوتا ہے، ایسے باکمال لوگوں میں ہم سب کے مخلص، کرم فرما اور محسن حضرت مولانا شعیب رضا صاحب علیہ الرحمہ تھے، ان کو دیکھ کر یہ نہیں لگتا تھا کہ اتنی جلدی وہ ہم سب کو یوں افسردہ چھوڑ کر چلے جائیں گے، ان کی یادیں۔۔۔۔۔۔ان کی باتیں۔۔۔۔۔۔ ان کی کرم نوازیاں۔۔۔۔۔۔ان کی فیاضیاں۔۔۔۔۔۔کیا کمال کی خوبیاں تھیں جانے والے کے اندر۔

آج بھی نہیں محسوس ہوتا کہ وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں، یہ سوچ کر دل پارہ پارہ ہو جاتا ہے کہ مولانا محمد شعیب رضا صاحب اپنے تمام محبت کرنے والوں، عقیدت کیشوں کو تڑپتا ہوا چھوڑ کر چلے گئے، اے زمین تو نے کیسے ایک نوجوان کو اس کے بچوں سے دور کر دیا، اے آسماں تو نے کیسے یہ غم برداشت کیا ہوگا۔ اے ستاروں! کیا تم بھی ماتم کر رہے تھے، اے چشم فلک کیا تم نے بھی گریہ کیا؟ تمہیں تو عادت ہے برداشت کرنے کی، ہم

www.muftiakhtarrazakhan.com

انسان عجلت پسند تھوڑی نعمت پا کر خوش ہو جاتے ہیں اور اتنے بے صبرے ہیں کہ تھوڑی مصیبت پر پارہ پارہ ہو جاتے ہیں لیکن یہ مصیبت تو تھوڑی نہیں تھی، جانے والا ہر دلعزیز تھا، وہ محبتوں کا امین تھا، اسلاف کی وراثتوں کا محافظ تھا، وہ بڑا صبر آزما اور متحمل مزاج تھا، وہ عالم حق بیان تھا، وہ خطیب ذیشان تھا، وہ ترجمان اسلام تھا، وہ مذہب و مسلک کا سچا ہمدرد تھا، اس کے سینے میں ایک دھڑکتا ہوا دل تھا، وہ دوسروں کے درد و کرب کو محسوس کرتا تھا، وہ حق گو تھا، بیباک تھا، نڈر تھا، وہ اندھیروں میں عقل و شعور کا روشن چراغ تھا، وہ سچ کا سامنا کرنے کی اپنے اندر ہمت رکھتا تھا، وہ جہاں دیدہ و دور رس تھا، وہ تشدد و تعصب سے بیزار تھا، وہ صلحکل کے لاعلاج مرض سے کوسوں دور تھا، مذہب و مسلک مخالف عناصر کے خلاف برہنہ شمسیر تھا، وہ تعلیمات رضا کا عظیم داعی تھا، مسلک رضا کا علمبردار تھا، مفتی اعظم کے تقوے کا نقیب تھا، حضور تاج الشریعہ کا پیارا تھا، مخدومہ امی جان کا چہیتا تھا، علامہ عسجد رضا خان کا اعتماد تھا، والدہ ماجدہ کی آنکھوں کا نور تھا، شریک حیات کے دل کا قرار تھا، عزیز محترم حمزہ رضا، نوار فاطمہ و نور بہجت کی تمناؤں کا مرکز تھا، بھائیوں، بہنوں کے دل کا سکون تھا، ہاں ہاں وہ اہل علم کا قدردان تھا، وہ اہل مرتبہ کا رتبہ شناس تھا، وہ کیا گیا کہ رونق بزم چلی گئی، وہ چمنستان رضویت کی شادابی روٹھ گئی، سیارگان فلک نے اپنے رخ پہ پردے ڈال لیے۔ اہل علم کی محفل سونی ہو گئی، دارالافتا کی شان، درس گاہ کا وقار، دنیائے خطابت کا شہسوار، شرعی کونسل آف انڈیا کا میر کارواں رخصت ہو گیا۔

مفتی محمد شعیب رضا مرکز کے ترجمان تھے

حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب نعیمی حضور تاج الشریعہ کے داماد اور عزیز ہونے کے ساتھ ساتھ باصلاحیت عالم اور متدین فقیہ تھے، عالمانہ وقار، قائدانہ شعور اور فقہی بصیرت کے حامل تھے، اسی لیے جانشین سرکار مفتی اعظم سیدی حضور تاج الشریعہ آپ

www.muftiakhtarrazakhan.com

کو خاص اور اہم امور میں دخیل رکھتے تھے، اور آپ کی رائے کو اہمیت کی نظر سے دیکھتے تھے، بلکہ بہت سے امور میں اہل عقیدت یہ سمجھتے تھے کہ جو رائے مفتی محمد شعیب رضا صاحب کی ہے درحقیقت وہ حضور تاج الشریعہ یا علامہ عسجد رضا خان قادری کا نقطۂ نظر ہے، اور یہ بات کافی حد تک درست بھی تھی کہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ وہی کہنے کی کوشش کرتے تھے جو مرکز اہلسنت کا نظریہ ہوتا تھا، فقہی سمیناروں میں بھی آپ کے مشوروں اور ایزادات کو اہمیت دی جاتی تھی، کافی عرصہ تک حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کیساتھ آپ کو سفر کرنے کا موقع ملا، ملک و بیرون ملک کے بہت سے اسفار حضرت کے ساتھ کیے۔

جب بھی بات کرتے اس میں کسی نہ کسی پہلو سے حضرت کی تعریف وتوصیف بیان کرتے، حضرت کی اہلیہ صاحبہ یعنی ہم تمام برداران رضویہ کی مخدومہ پیرانی اماں کی خوبیوں اور دینی محاسن کا بھی اکثر ذکر فرماتے، دوران تقریر و بیان جب حضرت کا نام ذکر کرنا ہوتا تو ''حضور تاج الشریعہ'' کہتے، آپسی گفتگو میں کبھی ابا کہتے، کبھی حضرت کہتے، حضرت کی اہلیہ صاحبہ (پیرانی اماں) کے لیے امی کہتے، اپنے برادر نسبتی حضرت علامہ عسجد رضا خان قادری ناظم اعلیٰ جامعۃ الرضا کے لیے لفظ ''میاں'' یا عسجد بھائی کہتے۔ باتیں ایسی کرتے کہ ٹوٹے ہوئے دل مل جائیں، کبھی اپنوں کی عیب جوئی نہیں کرتے، یہ اور بات ہے کہ کچھ لوگوں کو ان کی یہ باتیں اچھی نہیں لگتی تھیں، اس لیے اندرونی طور پر کچھ لوگوں کو اُن سے خلش رہتی تھی، کچھ لوگوں نے لڑنے بھڑنے کا مزاج ہی بنالیا ہے، جب تک وہ کسی سے لڑیں جھگڑیں نہیں تب تک انہیں سکون ہی نہیں ملتا، ایسے لوگ نہ مرکز کے وفادار ہیں نہ مسلکی معاملات میں مخلص بلکہ اپنی ذاتی رنجشوں کو جماعت کا مسئلہ بنا دینے کا ہنر رکھتے ہیں، جب خود غلطیاں کرتے ہیں تو اس میں بھی انہیں مسلکی حکمت و مصلحت دکھتی ہے، لیکن دوسرا اس سے کم درجے کا ملزم ان کی نظر میں دفعہ ۳۰۲ر کے مجرم سے بڑا مجرم قرار پاتا ہے، ایسے لوگ جس سماج میں ہوتے ہیں اس سماج کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیتے ہیں، یہ فکر اور یہ نظریہ پہلے بھی جماعت کے لیے

www.muftiakhtarrazakhan.com

خسارہ کا سبب بنا ہے اور آج بھی نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔

مفتی محمد شعیب رضا صاحب علیہ الرحمہ کی مدحت سرائی میں اس لیے نہیں کر رہا ہوں کہ ان سے میرے دوستانہ مراسم تھے بلکہ ان کے اندر اچھے برے کی تمیز تھی، بڑے چھوٹے کا امتیاز تھا، وفاداروں اور چاپلوسوں کو پہچانتے تھے، وہ جانتے تھے کہ کون سے وہ افراد ہیں جو بریلی کا نام اور حضرت کی شخصیت کا اعلان اپنے ذاتی اغراض کی خاطر کر رہے ہیں اور کون سے وہ لوگ ہیں جو ظاہری نفع ونقصان سے بے نیاز ہو کر بریلی شریف کو صحیح معنوں میں اپنا مرکز اور حضرت تاج الشریعہ کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، سرکار مفتی اعظم کے علوم وفنون کا مظہر مانتے ہیں۔

بہت سے وہ عناصر جو تملق کو عقیدت کے غلاف میں پیش کر کے حصول دنیا میں سرگرداں ہیں اور بعض عاقبت نا اندیش مرکز کی مرکزیت کو محدود سے محدود کرنے کی فکر میں مبتلا ہیں۔

اللہ تعالیٰ اہل سنت کو متحد فرمائے اور بالخصوص سرکار اعلیٰ حضرت کے مسلک کے سچے وفاداروں اور حضور تاج الشریعہ کے باوفا اور مخلص غلاموں کو مسلک رضا کے پلیٹ فارم پر یکجا فرمادے۔آمین

یہ باتیں میں نے اس لیے کہی ہیں کہ ہماری جماعت کو غیروں کے مقابلہ میں اپنوں سے زیادہ نقصان پہنچا ہے اور آج بھی پہنچ رہا ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت کے تمام چاہنے والوں بلکہ تمام صحیح العقیدہ سنیوں کے حق میں حسن ظن رکھیں اور وہ کام کریں کہ لوگ مرکز سے وابستہ ہوں نہ یہ کہ جو آئے وہ بدظن ہو کر چلا جائے۔

میں مفتی شعیب رضا صاحب کو اس لیے بھی بار بار یاد کر کے تڑپ جاتا ہوں کہ وہ اہل عقیدت کو حضور تاج الشریعہ سے جوڑنے کا کام کرتے تھے، اور کسی کی عقیدت کو ٹھیس نہ پہنچنے پائے اس کا مکمل خیال رکھتے تھے، اللہ انہیں اس کی جزا عطا فرمائے۔آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی شعیب رضا نعیمی کی داعیانہ خصوصیات

حضرت مولانا الحاج مفتی محمد شعیب رضا نعیمی جہاں بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے، ان خوبیوں میں ایک خوبی یہ تھی کہ وہ اسلام وسنیت کے بہت بڑے داعی تھے، ہر ممکن ان کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ لوگ اسلام کی طرف آئیں اور سنیت کی اشاعت ہو، ایک داعی کے اندر جو صلاحیتیں اور خصوصیات ہونی چاہئے ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ کہ وہ ایک باصلاحیت مستند عالم دین تھے، اس لیے انہیں یہ معلوم تھا کہ اسلام کیا ہے اور اسے کس طرح دوسروں کے سامنے پیش کرنا ہے۔

بہت سے وہ ہیں جن کے پاس علم تو ہے مگر پیش کرنے کا سلیقہ نہیں جانتے اور کچھ وہ ہیں جن کے پاس علم ہی نہیں کہ کون سا امر ضروری ہے اور کون سی بات غیر ضروری ہے۔

مفتی صاحب علم بھی رکھتے تھے، عقل بھی رکھتے تھے اور باشعور بھی تھے، ساتھ ہی اخلاق کا بلند معیار اور متانت وسنجیدگی تو ان کا طرۂ امتیاز تھا، آج کے دور میں جس طرح کی تقریریں ہو رہی ہیں یا تحریریں آرہی ہیں کہ علمی مواد کم، شعور وآگہی نام کی کوئی چیز نہیں، اسٹیج پر عالم کم پہلوان زیادہ نظر آتا ہے۔

اسلام کے نام پر ہونے والے جلسوں میں قرآن وسنت کا ذکر برائے نام، قصے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہانیاں، ہنسی تفریح کی باتیں زیادہ، جاہل عوام یا نذرانہ دھندہ کس بات سے خوش ہو جائے ان حالات میں جلسے داعیانہ کم تاجرانہ زیادہ ہو گئے ہیں، لیکن مفتی صاحب حالات اور ماحول سے بے پرواہ ایک عالم دین کی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے تھے، اسی لیے اپنی خطابت اور گفتگو میں اس بات کا لحاظ رکھتے تھے کہ گفتگو ایسی کی جائے کہ جس میں دعوتی اور تعمیری عنصر غالب ہو۔

ایک طبقہ ہمارے درمیان اعتدال اور اشاعت سنیت کے نام پر بدمذہبوں کے لیے اتنا نرم ہو گیا ہے کہ سنیت اور دیوبندیت کا فرق مٹتا جا رہا ہے، اس سلسلے میں کئی بڑے مدرسے کے مولوی مجرمانہ کردار ادا کر رہے ہیں، اسی طرح تصوف کے نام پر زندیقیت کو فروغ دینے کے لیے کئی بابا اور نام نہاد سید مذہب و مسلک کے فرق کو ختم کرنے کی سازش میں سرگرم ہیں، دعوت و تبلیغ کے نام پر کئی تحریکیں بھی سنیت کی جڑوں کو کھودنے کا کام کر رہی ہیں، اس فکر کے مدرسے، خانقاہیں، مولوی اور مغلظ آپس میں متحد ہیں، وہابیہ، دیابنہ اور غیر مسلمین کے معاملہ میں یہ سب اتنے نرم دل ہیں کہ وہابیہ دیابنہ سر عام بزرگوں کو گالیاں دیتے ہیں، اپنی کتابوں میں، اخباروں میں تقریروں میں صحابہ، اہلبیت اور انبیاء و رسل کی اہانتیں کرتے ہیں وہاں یہ سب کے سب بھیگی بلی بنے رہتے ہیں، ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی لیکن جہاں ان کی ذات اور مفاد کا مسئلہ آتا ہے وہاں یہ اعتدال اور توازن کا سبق یکلخت بھول جاتے ہیں، پھر تو یہ صرف اور صرف درندگی اور وحشت پن کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔

دوسری طرف ایسے لوگوں سے بھی اہل سنت کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے جنہوں نے اپنے اڑیل رویے، ضدی پن اور فسادی طبیعت کو مسلک اعلیٰ حضرت یا سنیت سمجھ رکھا ہے، ایسے لوگوں کی تعداد بہت ہی قلیل ہے لیکن زہر چاہے زیادہ ہو یا کم بہر حال نقصان دہ ہے، سانپ کا بچہ بھی کاٹ لے تو آدمی مرجائے گا، اس لیے ایسے زہریلے عناصر سے اس معاشرے کو محفوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

خاص کر آج علماء اور طلبائے مدارس کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ تصلب کیا ہے اور مداہنت کیا ہے۔

متفقہ طور پر ہمارے علما قرآن وسنت کے دلائل سے اس بات کے قائل ہیں کہ وہابیہ، دیابنہ اوران کے اذناب مسلمان نہیں ہیں، ان سے سلام وکلام اور دوستی یاری ناجائز وحرام ہے، ان کے پیچھے نماز باطل ہے لیکن افسوس کہ کچھ مداہنت پسند اور سنیت سے بیزار، حریص دنیا جاہل عوام کو خوش رکھنے کے لیے بدمذہبوں سے اختلاط کی تبلیغ کر رہے ہیں اور بہانہ بناتے ہیں کہ اگر دعوت نہیں کھائیں گے یا ملیں گے نہیں تو اپنی بات کیسے بتائیں گے یہ محض دھوکہ اور فریب ہے۔ بدمذہب سے دوستی گانٹھنے والا درحقیقت لالچی، ضمیر فروش اور دین کا سوداگر ہے خوہ وہ مفتی کا لبادہ اوڑھ کر آئے یا پیری فقیری کا ناٹک کرے یا نیتاگری کے نام پر سیاسی لوگوں کے لئے دلالی کرے ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو دور رہنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس طبقۂ فسادیہ ملعونہ سے مسلمانوں کو احتراز لازم ہے جن کے اسلام میں سوائے باپ بیٹوں کے اور کسی کے لیے جگہ ہی نہیں ہے، انہوں نے اسلام کو اتنا شارٹ کردیا ہے کہ اس میں اُن کے چچاؤں، بھائیوں، بھتیجوں کے لیے بھی کوئی جگہ نہیں ہے، یہ شر پسند عناصر ہیں، غالبا یہ ان بلوائیوں کے خاندان سے ہیں جنہوں نے قتل عثمان میں سازش کی تھی، یہ تصلب کو اپنے باپ کی جائداد سمجھتے ہیں۔

الحمد اللہ علمائے اہل حق ان دونوں بد اطوار جماعتوں سے کوسوں دور ہیں۔ تصلب یا اعتدل کی تشریح ہمیں کسی بھیا سے نہیں کرانی ہے اور نہ سیاسی گلیارے کے کسی دلال سے اور نہ ہی دو پگڑیوں میں سنیت کو محدود کرنے والوں سے۔ تصلب اور اعتدال وہ ہے جو قرآن وحدیث، اجماع اور قیاس سے متشرح ہے جس کی ترجمانی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، مفتی اعظم اور آج کے دور میں حضور تاج الشریعہ نے اپنے فتووں میں فرمائی ہے، افسوس کے جو علم وتفقہ سے کوسوں دور ہیں وہ فتاویٰ رضویہ کی بات کر رہے ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

الحمد للہ حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی مرحوم ومغفور کے افکار ونظریات وہی تھے اور داعیانہ طرز وہی تھا جو شریعت میں مطلوب ومحمود ہے نہ کہ جس کو جہلائے عصر اور سفہائے دہر نے اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔

مفتی شعیب رضا صاحب اپنی تقاریر، گفتگو اور سوچ وفکر سے مسلک اہل سنت کو فروغ دینا چاہتے تھے، وہ چاہتے تھے کہ خالی الذہن افراد یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ علمائے اہل سنت وجماعت اور روافض وخوارج کے درمیان کیا فرق ہے؟ اور ظاہر ہے ان باتوں کو سمجھانے کے لیے علم وشعور کے ساتھ ساتھ انداز وبیان میں معقولیت ہونی چاہئے، طرز استدلال سادہ اور واضح ہونا چاہئے کہ سننے والوں کے دلوں پر اس کا اثر ہو سکے۔

بیرون ممالک تبلیغی اسفار

مفتی شعیب رضا قادری نے پورے ہندوستان میں تبلیغی دورے کئے، جگہ جگہ اجلاس سے خطاب کیا۔ اور عوام الناس کی اصلاح کی، اس کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی تشریف لے گئے، چند احباب کے اصرار پر آپ ۷-۲۰۰۶ء میں جرمنی ملک میں قیام پذیر رہ کر دین اسلام کی خدمت انجام دیتے رہے۔ جرمنی میں درس وتدریس، امامت وخطابت، اور اسکول وکالج میں اشاعت اسلام کی مصروفیات سے وابستہ رہے۔ مگر یہ سلسلہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکا، واپس بریلی آ گئے اور حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ، بیرون ممالک کے تبلیغی اسفار کئے، آپ پہلی بار ۳/مارچ ۲۰۰۵ء کو ملاوی تشریف لے گئے، بعدہ ۱۷/مارچ ۲۰۰۹ء، ۱۲/جون ۲۰۱۰ء، ۲۰/دسمبر ۲۰۱۱ء سے ۲۴/فروری ۲۰۱۱ء، ۲۰/نومبر و۲۳/نومبر ۲۰۱۲ء، ۹/اگست و۲۴/نومبر ۲۰۱۴ء کی مختلف تاریخوں میں ملاوی تشریف لے گئے اور دعوت دین کی خدمت انجام دی۔ آپ ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں میں پہنچے مثلاً ۳/مارچ ۲۰۰۹ء کو پہلی بار جانا ہوا، بعدہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲۲/اپریل ۲۰۱۰ء، ۸/فروری ۲۰۱۰ء ۲۲/فروری ۲۰۱۱ء، ۸/دسمبر ۲۰۱۱ء ،۱۷/اکتوبر ۲۰۱۳ء، ۲۳/جنوری ۲۰۱۵ء میں بھی تشریف لے گئے، ان ممالک کے علاوہ لیلانگ وے ۳/مارچ ۲۰۰۵ء، موزمبک ۱۶/مارچ ۲۰۰۹ء، زمباوے ۸/مارچ ۲۰۰۹ء، ۹،۸/مئی ۲۰۱۰ء میں بھی تشریف لے گئے، جہاں پر آپ نے کئی عیسائیوں کو داخل اسلام کیا، اور کئی بدمذہبوں سے توبہ کرائی اور داخل سلسلہ رضویہ کیا۔

آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ متعدد بار زیارت حرمین شریفین اور زیارت روضۂ انور مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے، آپ نے سب سے پہلا عمرہ شریف ۱۲/نومبر ۲۰۰۸ء کو کیا ،۲۳/اکتوبر ۲۰۰۹ء، ۷/جنوری ۲۰۱۰ء، ۳۰/جون ۲۰۱۰ء، ۲۲/جولائی ۲۰۱۱ء کو بھی عمرہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔

وہیں سے آپ شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی مکی علیہ الرحمۃ کی تصانیف لائے اور ان کی کتابوں کا ترجمہ کیا، آپ علامہ علوی مالکی سے بہت متاثر تھے، ان کی خدمات جلیلہ کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ علامہ علوی کی دو کتابوں کا ترجمہ کیا۔

آپ نے ۹-۲۰۰۸ء میں حضور تاج الشریعہ اور حضور پیرانی اماں صاحبہ کے ہمراہ مع اہل وعیال حج وزیات کے فرائض انجام دیئے

بشکریہ مولانا شہاب الدین رضوی

علالت سے پہلے بغداد شریف کی زیارات سے بھی آپ مشرف ہوئے [انیس عالم سیوانی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی محمد شعیب رضا اور مسلک اعلیٰ حضرت

حضرت علامہ شعیب رضا صاحب طالب علمی کے دور ہی سے مذہب ومسلک کے بارے میں کافی حساس اور بیدار ذہن تھے۔

جب تک وہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں رہے وہاں بھی وہ مسلک امام احمد رضا کے حوالے سے کافی سرگرم اور پیش پیش رہے، پھر جب بریلی شریف تربیت افتا کے لیے آئے تو ظاہر ہے مرکز اہلسنت بریلی شریف اور حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ سے جو کچھ انہوں نے استفادہ کیا وہ کتنا اہمیت کا حامل ہوگا اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

مفتی صاحب کو اللہ نے زندگی کے مختصر دن عطا فرمائے لیکن اگر ہم اس پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کی زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے وقف تھی، جہاں گئے وہاں اعلیٰ حضرت کی تعلیمات اور افکار کی پُرزور تائید وتبلیغ کی۔

اہل محبت اسی لیے آپ کو یاد ہی فرماتے تھے کہ مفتی شعیب رضا صاحب کے ذریعہ مسلک حق کو فروغ ہوگا بلکہ بہت سے لوگ آپ کو حضور تاج الشریعہ کا نمائندہ اور معتمد سمجھ کر بلاتے تھے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ مسلک اعلیٰ حضرت کے وفادار اور علمبردار تھے، سنیت کے سچے اور بے لوث خادم تھے، حضور تاج الشریعہ کے دست راست اور حضرت علامہ عسجد رضا خان قادری کے معتمد عزیز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی لوگوں نے اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم یا حضور تاج الشریعہ کے فتووں سے بغاوت کی ان کے خلاف مفتی شعیب رضا صاحب سینہ سپر ہو گئے، اس کی وجہ سے انہیں بھاری قیمت بھی چکانی پڑتی تھی، فون پہ آپ کو گالیاں دی جاتیں لیکن آپ ہمیشہ مرد میدان اور ایک فوجی کی طرح مسلک اعلیٰ حضرت کی طرفداری کرتے رہے اور اسی حال میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی شعیب رضا نے مفتی سالم دیو بندی کا چیلنج قبول کیا

برادران ناسک اور بالخصوص امام احمد رضا سینٹر کے ممبران کے بقول سنگم نیر ناسک سے ۷۰ رکیلو میٹر دور احمد نگر پونہ روڈ کے دیو بندی مولوی مفتی سالم نے علمائے اہل سنت کو چیلنج کیا، علمائے اہل سنت بالخصوص اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے خلاف تازیبا کلمات استعمال کیے، یہ واقعہ جہاں ہوا وہاں اہل سنت کی تعداد کم ہے، جب یہ خبر اہل ناسک کو ہوئی تو بڑا صدمہ پہنچا، علما کی میٹینگ ہوئی، ہر آدمی پریشان تھا کہ ایسی جگہ جہاں اپنوں کی تعداد کم ہے وہاں جا کر پروگرام کرنا اور جواب دینا آسان نہیں ہے، اس لیے کہ وہابیہ دیابنہ تحریکوں کا سلسلہ بھی دیو بندیوں ہی سے شروع ہوتا ہے، ان حالات میں بولڈ فیصلہ لینا سب کے بس کی بات نہیں، ایسے وقت مرد حق آگاہ، مسلک رضا کے بے باک سپاہی حضرت علامہ شعیب رضا نے جان پر کھیل کر وہاں جانے کا فیصلہ کیا، آپ کے ساتھ مفتی سید رضوان شافعی کوکنی، مولانا سید آصف اقبال، مفتی رحمت علی امجدی، مفتی محبوب عالم ، مفتی شمس الدین، مفتی مشتاق امجدی وغیرہم کے علاوہ امام احمد رضا کے سینٹر کے صدر اقبال خطیب مجاہد خان، توصیف سر، عابد خان، عبد المبین وغیرہ دسیوں گاڑیوں کے قافلے کیساتھ پہنچے، وہاں جب دیو بندی مولوی کو خبر ہوئی کہ حق کے سپہ سالاروں کی آمد ہوگئی ہے تو دیو بندی مولوی ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

جب کسی صورت دیو بندی مولوی سامنا کرنے کو تیار نہ ہوئے تو سنیوں نے آنا فانا ایک جلسہ کیا جس میں مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے ردو ہابیہ میں ایک مفصل، مدلل تقریر فرمائی اور یہ ثابت کر دیا کہ چور کی ڈاڑھی میں تنکا، ان کے گھر میں گھس کر اعلان حق فرمایا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسی طرح ۱۶رفروری ۲۰۱۵ء بھدرک اڈیسہ کے ایک جلسے میں وہاں کے احباب کی دعوت پر تشریف لے گئے، جلسہ ابھی شروع ہی ہوا تھا، تھوڑی دیر بعد آپ اسٹیج پر تشریف لائے، آپ کے خطاب کا اعلان ہوا، جیسے آپ نے خطبہ پڑھا ایک بدنام زمانہ فسادی مولوی، جس نے بھدرک وغیرہ کے مذہبی حالات کو کافی خراب کر رکھا ہے، اس کی بدکرداری اور فاسقانہ عمل کے سبب عوام الناس سے علماء کا وقار خطرے میں ہے، اس کے گرگوں نے جان لیوا حملہ کیا، چاروں طرف بھگدڑ مچ گئی، سب کو اپنی فکر تھی، ایسے میں اس علاقے کے ایک پیر جو سادات سے تھے انھوں نے اپنے مریدوں کے ساتھ آپ کو اپنے گھیرے میں لیکر محفوظ مقام تک پہنچایا لیکن ان حالات سے مفتی صاحب کبھی پژمردہ خاطر نہ ہوئے اور نہ ہی حوصلہ پست ہوا بلکہ آپ کی تبلیغی کوششوں میں اور سختی پیدا ہوئی اور آپ نے یہ سمجھ لیا کہ گیدڑ کی ہزار سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔

سفر وحضر

میں نے سنا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اگر کسی کو پرکھنا ہو تو اس کے ساتھ تنہائیوں میں رہو اور اس کے ساتھ سفر کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ ایک آدمی گھر میں نماز کا پابند ہے لیکن کیا ضروری ہے کہ وہ باہر بھی پابند ہوگا، ایک شخص لوگوں کے سامنے جتنا نیک اور شریف دیکھائی پڑتا ہے کیا ضروری ہے کہ وہ تنہائیوں میں بھی ویسا ہی ہو لیکن اس حقیر نے مفتی صاحب کو سفر وحضر میں دیکھا، ساتھ میں رہا، خوشیوں میں بھی دیکھا، پریشانیوں کے عالم میں بھی دیکھا، ہر جگہ انہیں یکساں پایا، کتنی دفعہ درگاہ کھمن پیر چار باغ لکھنؤ میں ساتھ میں قیام کیا، مختلف جگہوں کا سفر بھی آپ کے ساتھ کیا، لیکن فرق نہ پایا، ٹرین رکتی پہلے سے باوضو رہتے اسٹیشن پر نماز پڑھتے، جہاں قیام فرماتے نماز کا اہتمام بہر صورت کرتے، مصلی لے کر چلتے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی محمد شعیب رضا نعیمی کے اخلاقی محاسن

آدمی چاہے جتنا بڑا ہو، کسی خاندان سے تعلق رکھتا ہو، کہیں کا رہنے والا ہو، کتنا قابل، باصلاحیت ہو لیکن اگر اس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں تو اس کی صلاحیت، اس کی اہلیت، اس کا رتبہ اسے وہ مقام نہیں دلا سکتا جس کا وہ حقدار ہوتا ہے، انسان کی بلندی کا معیار اس کے اخلاق سے ہوتا ہے، اخلاق کا تعلق چونکہ دوسروں سے ہوتا ہے اس لیے اگر آدمی کے اخلاق اچھے ہیں تو لوگوں میں اس کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی نسبت بڑی تھی، علم بڑا تھا، شہرت بہت تھی، لوگوں میں احترام بہت تھا، لیکن ان سب کے ساتھ ان کے اخلاق بہت اچھے تھے، اولاً جس سے ملتے محبت سے ملتے، اپنائیت کا اظہار کرتے، لوگوں کی باتوں کو بغور سنتے، معقول جواب دیتے، بولتے تو چہرے پہ تبسم کی لکیریں دوڑتی نظر آتیں، باتیں سوچ سمجھ کر کرتے، بلا وجہ کی باتوں سے احتراز فرماتے، ضرورت محسوس کرتے تو بولتے، اپنوں کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہانہ رویہ اختیار کرتے، ان کی ذات سے اگر کسی کو فائدہ پہنچتا تو اس میں مدد فرماتے، فکر میں بری وسعت تھی، اپنے ملنے والوں کو آگے بڑھاتے، ترقی کا موقع دیتے، لوگوں کی دلآزاری نہیں کرتے، اپنے بڑوں کا احترام کرتے، اکثر اکابر علما، مشائخ سے روابط میں رہتے، مسائل میں اپنے معاصرین سے بھی استصواب رائے فرماتے۔

اساتذہ اور مشائخ کے ساتھ روابط

حضرت مفتی صاحب حضور تاج الشریعہ کے بعد سب سے زیادہ کسی کا احترام کرتے تھے تو وہ شخصیت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی صاحب قادری کی ہے، مفتی صاحب علامہ صاحب کی قابلیت اور خداداد صلاحیت کے قائل تو تھے ہی، لیکن علامہ صاحب کی اس وجہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ کے معتمد خاص ہیں اور دونوں سے بھی احترام کرتے تھے کہ علامہ صاحب حضور تاج الشریعہ کے معتمد خاص ہیں اور دونوں بزرگوں کے آپسی روابط نہایت درجہ مضبوط ہیں۔

نائب قاضی القضاۃ کے منصب کے لیے حضور تاج الشریعہ کے روبرو مفتی صاحب علیہ الرحمہ ہی نے علامہ صاحب کا نام پیش کیا، اس کے علاوہ بھی جہاں کوئی اہم مسئلہ ہوتا اس میں مفتی صاحب علامہ صاحب کا نام پیش کرتے، ناسک کی سرزمین پر علامہ صاحب کا شایانِ شان تعارف مفتی صاحب نے کرایا، مجھ سے خود وہاں کے ایک بڑے آدمی نے بتایا کہ ہمیں علامہ صاحب کا احترام کیسے کرنا ہے یہ مفتی صاحب ہم کو بتا کر گئے ہیں۔

مفتی صاحب اپنے حلقۂ اثر میں خاص کر علامہ صاحب کو مدعو کراتے تھے، خود اپنے لیے تو کبھی کچھ نہیں کہتے تھے لیکن جب دوسروں کو مدعو کراتے اور بالخصوص علامہ صاحب کی بات ہوتی تو تاکید کرتے کہ ضیافت میں کسی طرح کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔

علامہ صاحب کے علاوہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ اکثر علامہ ہاشم مرادآبادی کا نام لیتے، اسی طرح علامہ مفتی شبیر حسن صاحب، علامہ مفتی ایوب نعیمی صاحب، علامہ قاضی عبد الرحیم علیہ الرحمہ، رئیس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کا ذکر فرماتے تھے، یہ وہ حضرات ہیں جن کا اکثر مفتی صاحب ذکر کیا کرتے تھے۔

حضور تاج الشریعہ کے مشن کے علمبردار تھے

ادھر چند سالوں سے اہل سنت کی کئی خانقاہوں اور مدرسوں نے خفیہ طور پر نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم سیدی تاج الشریعہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا، حضرت کے فتووں کی کسی نہ کسی بہانے مخالفت کرنا، حضرت کی حیثیت عرفی کو مجروح کرنا، عوام وخواص میں جو آپ کی قدر ومنزلت ہے اس کو ختم کرنے کی منصوبہ بند سازش کرنا، اس کے لیے دریدہ دہن مقررین، ضمیر فروش محررین نے نہ معلوم کتنے ہتھکنڈے استعمال کیے، اس میں خصوصیت

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے ساتھ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کا نام لیا جاسکتا ہے۔ دس بارہ سالوں میں اشرفیہ کے ذمے داروں نے بریلی کی مخالفت کے لیے ایک بڑی کھیپ تیار کی، ساتھ ہی نئے پُرانے تمام مخالفین کو یکجا کیا تا کہ سب مل کر بریلی کی اینٹ سے اینٹ بجادیں۔ مولانا یسین اختر مصباحی نے باضابطہ کئی کتابیں لکھیں، دعوت اسلامی، سنی دعوت اسلامی جیسی مہلک تحریکوں کے مبلغ کتنے نام نہاد خانقاہی اور دورِ حاضر کا ایک بڑا فتنہ اور دھوکہ جس کی آماجگاہ سید سراواں الہ آباد بنا ہوا ہے، ان سب نے بریلی کو نیچا دکھانے اور اس کی مرکزی حیثیت کو کم کرنے کی انتھک کوششیں کیں لیکن اللہ نے ان سب کو رسوا کیا، مجبوراً ان میں بہت سارے صفائی دینے پر مجبور ہوئے اور جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کردی ہے وہ گمرہیوں کے دلدل میں مزید دھنستے چلے گئے۔

ان تمام حالات میں داماد حضور تاج الشریعہ علامہ شعیب رضا صاحب حضور تاج الشریعہ کے مشن کو فروغ دینے میں مصروف رہے، جہاں رہے حضور تاج الشریعہ کے فتووں کا اعلان اور اُن کی حقانیت کا ڈنکا بجاتے رہے۔

پور بندر گجرات کے ایک جلسۂ عام میں مولانا شعیب رضا صاحب نے مولانا یسین اختر صاحب مصباحی کی گمراہ کن کتاب ''عرفان مذہب ومسلک'' کی تردید کی جس سے مصباحی صاحب اتنے بوکھلائے کہ کئی مضامین شوشل میڈیا کے ذریعہ مفتی شعیب رضا صاحب، علامہ ضیاء المصطفی صاحب اور حضور تاج الشریعہ کے خلاف نشر کیا، پھر کتابی شکل میں شائع کیا، جس کا جواب اس حقیر فقیر نے ''آئینۂ حقیقت'' کی شکل میں دیا۔

غرضیکہ چلتی ٹرین میں نماز کا مسئلہ ہو، تصویر کشی کا مسئلہ ہو، مائک پر نماز کی اقتدا کا مسئلہ ہو، ٹی وی کے استعمال کا مسئلہ ہو، ٹیلی فونک استفاضے کا مسئلہ ہو ہر جگہ مفتی شعیب رضا صاحب تاج الشریعہ کے موقف کے اعلان و پرچار میں لگے رہے، حالات سے سمجھوتا نہ کیا وہی کیا جو تاج الشریعہ اور بریلی کا پیغام ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی شعیب رضا صاحب کے مخالفین

انسان چاہے جتنا نیک ہو، اچھا ہو لیکن ہر آدمی کے نزدیک وہ محبوب نہیں بن سکتا، کچھ چاہنے والے ہوتے ہیں وہیں کچھ مخالف ہوتے ہیں، بعض لوگ محبت کرنے پر آتے ہیں تو آنکھیں بند کر کے محبت کرتے ہیں خواہ وہ جس سے محبت کرتے ہیں وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو، اس کی غلطیوں اور کمیوں پر پردہ ڈالتے ہیں، اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اُس کی خوبیاں بیان کرتے ہیں، اسے اندھی محبت کہتے ہیں۔

اسی طرح کچھ لوگوں کے اندر عیب جوئی اور تنقیص کی حرص ہوتی ہے، ان کی فطرت کسی کی خوبی اور اچھائی کو برداشت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی، ہر حال میں وہ برائیاں تلاش کرتے ہیں، چونکہ وہ جھگڑا کرنے کے عادی ہوتے ہیں، جب انہیں جھگڑے کا کوئی موقع نہیں ملتا تو وہ رگڑا کرتے ہیں، یعنی کسی بھی حال میں انہیں فساد کرنا ہوتا ہے، دنیا میں بڑے بڑے برگزیدہ، اللہ والے گذرے ہیں، اہل علم، تقوی شعار ہستیاں گذری ہیں، اللہ کے رسول کے صحابہ کی شان کا کیا پوچھنا جنکی مدح میں قرآن وحدیث میں دسیوں آیات اور نہ معلوم کتنی حدیثیں بعض مطلقاً اور بعض تخصیص کے ساتھ وارد ہوئی ہیں، اللہ کے انبیاء ومرسلین بالخصوص حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی محبوبیت، جن کی بعثت، جن کی تعظیم وتوقیر کا حکم قرآن نے دیا ہے پھر بھی ابتدائے اسلام سے لیکر اب تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرا کہ جس میں نبی کے دشمن، صحابہ کے دشمن اور اہل بیت نبی کے مخالف نہ رہے ہوں، ہر زمانے میں موافق بھی ہوئے ہیں اور مخالف بھی ہوئے ہیں اور صرف موافق ہی موافق ہوں تو اس سے شخصیت کا حقیقی عرفان نہیں حاصل ہو سکتا، مخالفت کرنے والوں کی مخالفت کے سبب کسی شخص کی حقیقت کا صحیح طور پر اندازہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیائے اسلام کی جس بڑی شخصیت کو آپ دیکھیں اگر معتقدین ہوئے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں تو ان کے مخالفین بھی ہوئے ہیں موافق اور مخالف کے نظریات اور دلائل کی روشنی میں ایک غیر جانب دار حقیقت تک رسائی حاصل کرتا ہے، مفتی شعیب رضا نعیمی بہت مقبول تھے، حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ کے محبوب اور معتمد تھے، برادران رضویت میں انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، ان کی یہی مقبولیت کچھ لوگوں کے لے پریشانی کا سبب بن گئی تھی، کچھ لوگ انہیں برداشت نہیں کر پا رہے تھے، اس لیے کہ ان کے ہوتے ہوئے ایسے عناصر کے لیے گڑبڑی پیدا کرنا مشکل تھا، کچھ لوگ اپنے مزاج اور فطرت سے مجبور ہیں وہ ہر لمحہ اس تاک میں رہتے ہیں کہ بریلی شریف اور حضور تاج الشریعہ سے لوگوں کو دور کیسے کریں، علما، مشائخ کے مابین اختلاف کی فضا قائم رہے، اور اس فکر میں مستقل وہ سرگرم رہتے ہیں کہ فلاں کا بائیکاٹ ہو، فلاں کا بائیکاٹ ہو، ان کی فکر و نظر کا محور بائیکاٹ اور فساد ہے، حد تو یہ کہ اس قسم کے لوگ صرف عام علما، مشائخ اور برادران طریقت ہی میں نفرت کی تخم ریزی نہیں کرتے بلکہ اکابر مشائخ کے ذاتی اور گھریلو امور اور تعلقات میں بھی دراڑ پیدا کرنے کی پُرجوش سعی کرتے ہیں، ایسے لوگوں کی زد میں بہت سے مخلص افراد آئے۔

مفتی شعیب رضا صاحب کے مخالفین اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے کہ حضور تاج الشریعہ کے ساتھ اگر پڑھے لکھے لوگ رہیں گے، مسلک و جماعت کے ہمدرد حضرات رہیں گے تو فتنہ پرور لوگوں کی فتنہ پردازی بند ہو جائے گی، بہت سے ایسے افراد ہیں جو نام تو تاج الشریعہ کا رٹتے ہیں لیکن دل میں صرف اور صرف حرص دنیا اور مفاد دنیا ہے، ایسے ہی لوگوں نے بہت سے علما، مشائخ کو بریلی سے دور کر دیا، اس بد باطن گروہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ کسی بھی صورت حضور تاج الشریعہ اور محدث کبیر کے درمیان اختلاف پیدا کرا دیں لیکن یہ اعلیٰ حضرت کا فیضان ہے کہ اس قسم کے لوگ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے، مفتی شعیب رضا صاحب عام طور پر اس کوشش میں رہتے تھے کہ اہل علم بالخصوص حضور تاج الشریعہ سے قریب رہیں، کام کے لوگوں کو وہ حضرت سے جوڑنے کا کام کرتے تھے، لیکن

www.muftiakhtarrazakhan.com

تملق پسندوں، چاپلوسوں کو یہ بات بالکل پسند نہ تھی ایسے لوگ بریلی کے اعتماد ویقین اور اس کی علمی ثقاہت اور دینی خدمات کو دست بوسی، قدم بوسی تک محدود کر دینا چاہتے ہیں۔

مفتی صاحب کے مخالفین نے ہر طرح پریشان کرنے کی پوری کوشش کی، یہاں تک کہ یہ مشہور کر دیا کہ حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب سے ناراض ہیں، حضرت نے اسی لیے آپ کو الگ کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ ایسے منافق صفت عقیدت مندوں کی اللہ نے کس طرح تذلیل فرمائی، کہ مفتی صاحب ممبئی میں جب زیر علاج تھے، آپ کا قیام حضرت ہی کے فلیٹ میں تھا، حضور تاج الشریعہ بنفس نفیس عیادت کے لیے تشریف لائے، ٹاٹا ہاسپٹل ممبئی میں کینسر کی لیڈی ڈاکٹر جو حضور تاج الشریعہ کی مریدہ ہیں ان سے خود حضرت علامہ عسجد رضا خاں قادری دام ظلہ نے بات کی اور حضرت عسجد میاں صاحب خود ٹاٹا ہاسپٹل تشریف لائے اور ڈاکٹر صاحبہ سے ملاقات کر کے حالات معلوم کیے، حضور تاج الشریعہ نے مفتی صاحب کی علالت کے سبب گونڈہ، بارہ بنکی، ردولی، کولکتہ وغیرہ کے پروگرام ملتوی فرمائے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ تقریباً ہر سال رمضان شریف میں عمرہ کے لیے تشریف لے جاتے تھے مفتی صاحب کی علالت ہی کے باعث حضرت تاج الشریعہ عمرہ کے لیے نہیں تشریف لے جا سکے، جب رام مورتی ہاسپٹل بریلی میں ایڈمٹ رہے حضرت بارہا عیادت کے لیے تشریف لے گئے سال گذشتہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے ۹۸ رویں عرس مبارک کے موقع پر خود حضرت نے صحت کے لیے دعاء فرمائی، محب مکرم داماد حضرت علامہ عسجد رضا خان قادری مفتی عاشق حسین صاحب کشمیری نے جامعۃ الرضا کے اسٹیج سے یہ اعلان کیا کہ ہر سال مفتی محمد شعیب رضا صاحب کی تقریر اس موقع پر ہوتی تھی اس بار علالت کے سبب ہم سب ان کا بیان نہیں سن پا رہے ہیں پھر آپ نے اہل عقیدت سے مفتی صاحب کے لیے دعا کی اپیل کی۔

مجھے بہت افسوس ہے ایسے فسادی عقیدت کیشوں پر جو اپنے ہی پیر و مرشد اور شیخ کے اعزہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

واقربا کے بارے میں بیہودہ بکواس اور افواہیں پھیلانے کو بہت بڑی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔
شیخ سعدی نے صحیح کہا ہے

کند ہر آئینہ غیبت حسود کوتہ دست　　　　که در مقابلہ گنگش بود زبان مقال

عاجز حاسد لامحالہ غیبت کرتا ہے اس لیے کہ مقابلہ میں تو اس کی زبان گونگی ہوتی ہے۔
(گلستان باب ہشتم مترجم ص ۲۵۷)

وہابی کی نماز جنازہ پڑھانے کا الزام

بعض لوگ سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے نام پر عوام تو عوام اپنی ہی جماعت کے جید اور مذہب و مسلک کے خیر خواہ علما پر وہابیت، دیوبندیت کا الزام عائد کر دیتے ہیں یا یہ کہ فلاں نے فلاں شخص کی نماز جنازہ پڑھائی وہ شخص سنی نہیں تھا۔ حد تو یہ کہ بعض عاقبت نااندیش، منافق صفت لوگوں نے وارث علوم امام احمد رضا جانشین مفتی اعظم پر یہ الزام لگا دیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ دیوبندی سے کیا ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ جب لوگ حضور تاج الشریعہ پر اس قسم کا گھنونا الزام لگا کر دائمی جہنمی ہونے کا ثبوت فراہم کر چکے ہیں تو پھر ان سے کیا بعید ہے کہ وہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ پر یہ الزام عائد کریں کہ انہوں نے ایک دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھائی معاذ اللہ! یہ وہی لوگ ہیں جن کے باپ دادا سے بزرگوں کی توہین وراثۃً چلی آ رہی ہے، ایک بد بخت جہنمی دجال کی آواز موبائل کے ذریعے مجھے بابا برہان خطیب نے سنائی وہ کذاب یہ کہہ رہا تھا کہ انیس عالم نے یہ بتایا ہے کہ مولانا شعیب رضا نے دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھائی ہے۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور آخرت میں ایسوں کا ٹھکانہ نار جہنم ہے۔

حضور تاج الشریعہ کے بارے میں ایک بد بخت اشتہار شائع کیا کہ وہ ایک دیوبندی کے یہاں رشتہ کر رہے ہیں، درحقیقت کھسیانی بلی کھمبا نوچے، یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ سے

www.muftiakhtarrazakhan.com

جماعت کے لیے مصیبت اور فتنہ بنے ہوئے ہیں، مفتی شعیب رضا صاحب نے جن کی نماز جنازہ پڑھائی تھی وہ شمس الدین صاحب تھے، وہ سنی تھے، انہیں کے ذریعے کچھ لوگ وہاں سنی تھے، انہوں نے وصیت کی تھی کہ میری نماز جنازہ اگر مفتی شعیب رضا رہیں تو وہ پڑھائیں، یہ وہی شمس الدین صاحب ہیں جن کو وہاں کے وہابی طعنہ دیتے تھے کہ اگر تم مرجاؤ گے تو تمہاری نماز جنازہ کون پڑھائے گا۔ وہ بے چارے جواباً کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ بھیج دیگا کسی کو جو میری نماز جنازہ پڑھا دیگا۔ ایسے شخص کو کوئی جاہل، فسادی بھیا ہی دیوبندی کہہ سکتا ہے جس کے یہاں دیوبندیت کی کھیتی ہوتی ہے، جن کے دامن میں خود ستر چھید وہ دوسروں پر الزام دھرتے ہیں، جواب تو تمہاری ہر بے حیائی کا ہے لیکن احمق جاہلوں کو منہ لگانا اہلِ حق وطیرہ نہیں، بس، ہم تم سے وہی کہتے ہیں جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ **اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاماً۔**

تمہاری فسادی طبیعت سے تمہارا کنبہ محفوظ نہیں تو مفتی شعیب رضا کیسے محفوظ رہتے، جنکے فتنوں سے تنگ آکر مردے شہر چھوڑ دیں، جن کے دین میں اپنے چچا بھتیجے صبح کو داخل ہوتے ہیں شام کو خارج ہو جاتے ہیں، ایسوں سے کیا گلہ شکوہ کیا جائے، یہ خدا کی زمین پر دجال اکبر کا مقدمۃ الجیش اور ابلیس لعین کے مظہر اتم ہیں، جس طرح حضرت زینب کی بددعا سے بیوفا کوفی زمانے میں رسوا ہیں اسی طرح یہ بھگوڑے جن کی اصل ونسل کا کوئی پتہ نہیں ان پر حجۃ الاسلام، مفتی اعظم، صدر الافاضل، صدر الشریعہ، محدث اعظم، مجاہد ملت، شاہ یار علی جیسے بزرگوں کی بددعا ہے، یہ گروہ شاید ان بلوائیوں کا فضلہ ہے جنہوں نے داماد رسول عثمان ذوالنورین کو شہید کیا، مولائے کائنات علی مرتضیٰ کو مسجد میں شہید کیا، اللہ ہی کارساز ہے اور وہی اس فتنے کو زمین دوز کر سکتا ہے۔

ہم تو بس یہ کہتے ہیں

تم جیسوں سے فقط دور کی صاحب سلامت اچھی
نہ تم سے دوستی اچھی نہ تم سے دشمنی اچھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

قرآن میں خوب فرمایا

فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث

تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ (کنزالایمان الاعراف آیت ۱۷۶)

اسی میں ہے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کردے تو وہی نقصان میں رہے اور بے شک ہم جہنم کے لئے پیدا کیے بہت جن اور آدمی، وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں، اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں اور وہ کان جن سے سنتے نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ، وہی غفلت میں پڑے ہیں (الاعراف آیت ۱۷۹)

مفتی شعیب رضا پر الزام لگانے والے ایسے ہی لوگ ہیں جو بظاہر انسانوں کی طرح ہیں لیکن بے عقلی اور نادانی میں جانوروں سے بڑھکر، اس لیے سب کو مل کر یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد ان کو اپنے سخت عذاب میں گرفتار فرمائے۔ آمین۔ ان کے حق میں ہدایت اور خیر کی دعا کرنا عبث اور بے سود ہے چونکہ یہ ہدایت پانے کے اہل نہیں، یہ صرف اور صرف عذاب الیم کے مستحق ہیں۔

مفتی صاحب کے احباب کی سرکل

حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب کی طبیعت میں اجتماعیت تھی، وہ کثرت میں وحدت کی جھلک دیکھنا چاہتے تھے، جہاں وہ رہتے تھے، احباب کی انجمن سجی رہتی تھی، مختلف شہروں اور علاقوں میں ان کے احباب و متعلقین تھے، افریقہ کی بات آتی تو اکثر ان کی زبان پہ حضرت مولانا آفتاب قاسم (ڈربن ساؤتھ افریقہ) کا نام آتا، احمد آباد گجرات کی بات آتی تو قاری اقبال صاحب کا نام ذکر کرتے، ناسک سے اقبال خطیب، توصیف سر اور حضرت علامہ مفتی سید رضوان احمد شافعی کو کئی کا ذکر فرماتے، ان کے علاوہ بریلی شریف کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

جب بات آتی تو، مولانا قاضی شہید عالم، مفتی یونس رضا مونس، مفتی عبد الرحیم نشتر فاروقی اور مولانا شہاب الدین صاحب رضوی کا ذکر کرتے۔

اسی طرح حضرت علامہ مفتی شمشاد احمد برکاتی، مفتی اختر حسین قادری، مولانا ابو ساریہ عبد اللہ علیمی، مولانا رحمت اللہ صدیقی، مولانا قمر الزماں مظفر پوری وغیرہ کا عام طور پر اپنی گفتگو میں نام لیتے۔

مفتی صاحب اپنے احباب کا خیال رکھتے تھے، رابطہ میں رہتے تھے، دوستوں کے فون کا جواب دیتے تھے، اگر کسی سبب کسی کا فون رسیو نہیں کیا تو جب فرصت ہوتی فون کر کے خیر و خیریت معلوم کرتے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی شعیب رضا نعیمی اور

دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم ممبئی

گذشتہ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ کا موقع تھا جب مفتی شعیب رضا صاحب کی طبیعت علیل ہوئی، ناسک وغیرہ کے دورہ سے بریلی شریف واپس آئے، پریشانیوں کا احساس ہوا، ڈاکٹر کے یہاں گئے، غالباً ڈاکٹر کو آپ کی کیفیت کا اندازہ ہوگیا اس نے ایڈمٹ ہونے کو کہا، اتفاق سے اسی وقت خبر و خیریت کے لیے میں نے فون کیا تو مفتی صاحب نے حالت بتائی، تشویش ہوئی لیکن اس کا اندازہ نہیں تھا جو بعد کو معلوم ہوا، پھر کچھ دیر بعد آپ نے بتایا کہ دوسرے ڈاکٹر کو دیکھایا تو اس نے کہا کہ پہلے سی ٹی کرا لیں پھر دیکھتے ہیں کہ کیا ہونا ہے، بہر حال سی ٹی میں بریلی کے ڈاکٹروں نے یہ اندازہ کرلیا کہ مرض کہاں تک بڑھ گیا ہے، غالباً دوسرے روز دہلی گئے، کئی روز وہاں زیر علاج رہے اس بات کی خبر ہو چکی تھی کہ ڈاکٹروں کو لگتا ہے کہ آپ کے لیبر میں گانٹھ ہے اور وہ کیسنر کا گانٹھ ہو سکتا ہے، بات کینسر کی تھی اس لیے احباب نے ممبئی جانے کا مشورہ دیا، اس راقم نے بھی فون پر مفتی صاحب کو ٹاٹا ہاسپٹل ممبئی جانے کو کہا لیکن خلاف معمول مفتی صاحب نے قدرے ناگواری سے فرمایا کہ ارے جو علاج ممبئی میں ہوگا وہ یہیں ہو رہا ہے، اس درمیان جا بجا دعائیں بھی ہو رہی تھیں، خود مفتی صاحب کو یقین تھا کہ آپ پر جادو کا بھی اثر ہے واللہ اعلم بالصواب ایک دن اچانک فون آیا

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہ ممبئی جارہا ہوں علاج کے لیے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ بہر حال کینسر کے معاملے میں ممبئی نمبر ون پر ہے، الغرض ممبئی تشریف لے گئے، سیفی ہاسپٹل میں ابتدائی علاج چلا، ایڈمٹ رہتے پھر چھٹی ملتی تو اہل ناسک اپنے ساتھ ناسک لے کر جاتے اس لیے کہ وہاں دیکھ بھال اچھی طرح ہوجاتی تھی، بہر حال مفتی صاحب جب تک ممبئی میں زیر علاج رہے، یہ موقع ربیع الاول شریف کا تھا، یہ حقیر شیواجی نگر گونڈی مدینہ مسجد میں بیان کر رہا تھا، تقریباً روز ہی دن میں مفتی صاحب کے پاس چلا جاتا تھا، مفتی صاحب کی علالت کی خبر جب سے دار العلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی میں پہنچی، شاید ہی کوئی دن ہو جب دعائے صحت کا باضابطہ اہتمام نہ ہوا ہو، مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے بار بار اس حقیر کے توسط سے شہزادۂ سراج ملت حضرت مولانا سید منہاج رضا ہاشمی ناظم دار العلوم فیضان مفتی اعظم کا شکریہ ادا کیا اور فرماتے کہ یہ لوگ بڑے وفا شعار اور ہمدرد ہیں، ہم ان کے احسانوں کا بدلہ سوائے دعا کے کیا دے سکتے ہیں، جب یہ جملے ہم نے محب مکرم ہاشمی میاں سے کہے تو فرمانے لگے ارے حضرت! یہ بھی کوئی بات ہے یہ تو ہمارا فرض ہے، جس طرح بھی ضرورت ہو آپ بلا تکلف فرمائیں اس کی تعمیل ہوگی، نیا نیا نوٹ بندی کا مسئلہ شروع ہوا تھا، ہر جگہ لوگ پریشان تھے اور ہمارے دیش کے حد درجہ منحوس وزیر اعظم اپنی راگ الاپ رہے تھے، مریض ہسپتالوں میں دم توڑ رہے تھے، ایک دن سیفی ہاسپٹل سے آپ کو ڈسچارج ہونا تھا، ۳۰/ ۳۲ ہزار روپے کا بل تھا، اب مشکل تھی کہ پُرانے نوٹ کیسے بدلے جائیں مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہاشمی میاں سے بات کیجئے، فون کرنا تھا کہ محترم ہاشمی میاں نے یہ بھی نہ پوچھا کہ پیسہ کون دیگا فوراً مدرسے کے ایک طالب علم کے ہاتھ مطلوبہ رقم بھیجوایا اور فرمایا کہ اور جب بھی جس طرح کی ضرورت ہو فوراً بتادیجئے گا، کہنے لگے کہ آپ لوگ بہر حال باہر سے آئے ہیں اور یہاں کے حالات ہم بہتر سمجھتے ہیں۔

گذشتہ سے پیوستہ سال غالباً ربیع الاول شریف کے پروگرام کے سلسلے میں ناچیز کا

www.muftiakhtarrazakhan.com

قیام دار العلوم فیضان مفتی اعظم میں تھا اور عام طور پر ممبئی میں جب یہ حقیر ہوتا ہے تو وہاں اس لیے قیام کرتا ہے یا ملاقات کے لیے حاضر ہوتا ہے کہ سراج ملت نے جو ماحول بنایا ہے اس سے ایک صحیح العقیدہ کو قرار ملتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ پھول گلی نہیں بلکہ سوداگران ہے، بہر کیف حضرت علامہ مفتی شعیب رضا صاحب بھی ان دنوں ممبئی میں ایک دو دنوں کے لیے آئے تھے، بات ہوئی راقم نے عرض کیا کہ ملاقات کیسے ہوگی آپ جہاں کہیں فقیر حاضر ہو جاتا ہے فرمایا کہ نہیں! معلوم نہیں میرا پروگرام کس طرح کا ہو میں ہی آپ کے پاس آ جاؤں گا، میں اپنا پروگرام ختم کر کے دار العلوم کی آفس میں شب گذاری کرتا رہا، ہاشمی میاں چند طلبہ کیساتھ انتظار کرتے رہے، اچانک ۲/ بجے رات میں فون آیا کہ گیٹ پہ کھڑے ہیں، کیا دیکھتے ہیں کہ مفتی صاحب خود آئے اپنے ساتھ ابراہیم بھائی جان کو بھی لیکر آئے ہیں نہ یہ پہلے سے معلوم تھا، نہ پروگرام تھا کہ ابراہیم بھائی جان بھی آنے والے ہیں، اس وقت جہاں تک مجھے یاد آرہا ہے وہ حج کمیٹی کے چیئرمین تھے، اور اس درمیان حضور سراج ملت کے یہاں ان کا آنا جانا کم تھا لیکن یہ مفتی شعیب رضا صاحب کی خوشگوار طبیعت کا کمال تھا کہ ۲/ بجے رات میں خود آئے اور ابراہیم بھائی جان کو بھی لے کر آئے، حضرت علامہ سید منہاج رضا ہاشمی میاں نے رات کے ۲/ بجے مہمان نوازی کا حق ادا فرمایا اور یہ ثابت کر دیا کہ دلوں میں گنجائش ہونی چاہیے، ہاشمی میاں، حضور سراج ملت اور آپ کے ادارے کے اساتذہ اور طلبہ نے ان ایام میں جس خوش مزاجی اور خلوص کا ثبوت دیا وہ انہیں کا حصہ ہے اور سراج ملت کی نیک نیتی پر مبنی خدمت دین کا صلہ، جیسے خبر ملتی کہ طبیعت بگڑ گئی ہے دعاء کا اہتمام، آیت کریمہ کی تلاوت، درود شفا کا ورد وغیرہ وغیرہ یہ کون کر سکتا ہے؟

جس کے اندر انسانیت ہوگی، یہ وہی کریگا جو واقعی وفادار ہوگا، معلوم نہیں کتنے نام لیوا ممبئی میں رہے ہوں گے لیکن سوائے برادران ناسک کے کسی بہی خواہ کا شاید فون بھی نہیں آتا تھا، جس وقت حضور تاج الشریعہ کا پورا گھرانہ صدموں کے دور سے گذر رہا تھا کچھ لوگوں

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے گھر شادیانے بج رہے تھے۔

مفتی محمد شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ کی طرف سے یہ حقیر، سراج ملت اور آپ کے صاحبزادگان گرامی مرتبت کے حق میں دعا گو ہے کہ جن محبتوں کا اظہار آپ حضرات نے کیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے، دار العلوم فیضان مفتی اعظم الحمدللہ اہل سنت کا نمائندہ اداروں میں سے ایک ہے، جہاں کے اساتذہ، طلبہ تو منفرد ہیں ہی وہاں کے درو دیوار سے بھی مسلک اعلیٰ حضرت کی خوشبو پھوٹی پڑتی ہے، سو سے زائد طلبہ درس نظامی، شعبہ حفظ وقراءت میں زیر تعلیم ہیں رہائش کا معقول انتظام، تعلیمی نظم وضبط حد درجہ چست درست، جس کی پذیرائی نہ کرنا ناانصافی اور بے مروتی ہوگی، خدائے غفور وقدیر دار العلوم ہذا کو روز افزوں ترقی اور فروغ عطا فرمائے۔ آمین۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

درگاہ کھمن پیر چار باغ، لکھنؤ

لکھنؤ چار باغ ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر ۸ رسے متصل ایک بہت قدیم درگاہ حضرت کھمن پیر کے نام سے متعارف ہے، جس کے دونوں جانب ریل کی پٹریاں ہیں، صاحب مزار کی کوئی تحریری تاریخ نہیں دستیاب ہے، لیکن لوگوں کے بتانے کے مطابق مذکورہ مزار لگ بھگ ایک ہزار سال پرانا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

ایک خوبی درگاہ کی یہ ہے کہ دونوں جانب ریلوے لائن ہونے اور روزانہ سیکڑوں زائرین کی آمدورفت کے باوجود اب تک مزار کے قریب کوئی حادثہ نہیں پیش آیا، درگاہ کمیٹی کے ذمہ داران اسے بابا کی کرامت تصور کرتے ہیں، لوگوں کے بتانے کے موافق صاحب آستانہ کا نام حضرت سید قیام الدین شاہ عرف کھمن پیر ہے، اسی نام سے جانے جاتے ہیں، پہلے چار روزہ عرس کی تقریبات منعقد ہوتی تھیں جسے اب انتظامیہ نے دوروز کردیا ہے۔

اس درگاہ پہ تقریباً تیس چالیس سال پہلے جواڑیوں وغیرہ کا قبضہ تھا، حضرت مولانا قاری صغیر احمد قادری الجامعۃ الاسلامیہ قصبہ روناہی سے فارغ ہوکر آئے تو آپ نے یہاں باضابطہ نماز قائم کیا، لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں تھا اور اکیلے کا کام نہیں تھا، آپ نے مرحوم مغفور حاجی محمد انیس صدیقی صاحب کا سہارا لیا، دونوں لوگوں نے ملکر درگاہ کھمن پیر کا نقشہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

بدل دیا، غیر ضروری عناصر سے درگاہ کو پاک کرنے میں حاجی محمد انیس صدیقی مرحوم نے بڑا رول ادا کیا، اس وقت نہ وہ حاجی تھے اور نہ مذہبی شخص، لیکن اللہ نے اپنے دین کا کام ان سے لیا، انہوں نے اپنی طاقت وقوت کے ذریعہ درگاہ کو غلط لوگوں سے آزاد کرایا، کمیٹی درج کرائی، جس کے صدر قاری صغیر احمد صاحب اور سکریٹری حاجی صاحب مرحوم تھے اب ان کی جگہ ان کے بڑے بیٹے محمد یونس صدیقی عرف چاند ہیں حاجی صاحب کی کوششوں سے درگاہ کی شایان شان تعمیر وتوسیع، وسیع وعریض عبادت خانہ اور تقریباً پچھلے پانچ سالوں سے مدرسہ فیضان قیام الدین شاہ کا درگاہ کھمن پیر کا قیام یہ سب حاجی صاحب مرحوم کی بدولت ہوا، حاجی صاحب حد درجہ مخیر، مذہب ومسلک کے بارے میں نہایت درجہ سخت، درگاہ کے احاطے میں کسی وہابی، دیوبندی، رافضی خارجی کے داخلے کی اجازت نہیں ہے، حاجی صاحب حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی سے شرف بیعت رکھتے تھے، آپ کے گھر کے تمام افراد لڑکے لڑکیاں سب حضرت ہی کی غلامی میں داخل ہیں، حاجی صاحب کے دل میں بریلی اور اپنے مرشد کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری تھی، لیکن جب سے مفتی شعیب رضا صاحب کا آنا شروع ہوا، اس میں چار چاند لگ گیا، بریلی اور اپنے مرشد کے نام پر حاجی صاحب جان لینے دینے کے لیے تیار رہتے تھے، مفتی شعیب رضا صاحب جب پہلی بار درگاہ شریف آئے اور حاجی صاحب کو معلوم ہوا کہ یہ ہمارے حضرت کے داماد ہیں تو بے پناہ تعظیم واحترام کیا، نذر پیش کیا اور کہنے لگے آپ ہمارے پیر کے داماد ہیں لہٰذا جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب آپ ہی کا ہے۔

اس تاریخ سے لیکر آخری عمر تک جب بھی مفتی صاحب آئے درگاہ کے مہمان ہوتے، اور جب بھی آتے حاجی صاحب کی محبت میں اور اضافہ ہوتا، حاجی صاحب کہتے کہ مفتی صاحب ایک دن میں جتنی بار آئیں گے ہر بار ہم انہیں نذرانہ دیں گے، مفتی صاحب جب آجاتے حاجی صاحب اپنی مجلس چھوڑ دیتے، مفتی صاحب اگر زمین کو آسمان کہہ دیتے تو حاجی صاحب کو ایسی عقیدت تھی کہ مان لیتے، مفتی صاحب بھی حاجی صاحب اور ان کے گھر

www.muftiakhtarrazakhan.com

والوں کو بے پناہ مانتے تھے، اسی سبب سے جب حاجی صاحب کا انتقال ہوا، چہلم کے فاتحہ کا پروگرام تھا، حاجی صاحب سے متعلق احباب کی خواہش ہوئی کہ حاجی صاحب کے چہلم کے موقع پر اگر نائب قاضی القضاۃ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری کی تشریف آوری ہوجائے تو بڑی سعادت کی بات ہوگی، حسب مشورہ اس ناچیز نے محدث کبیر سے فون پر بات کیا اور عرض مدعا کیا، حضرت نے فرمایا کہ آپ کے پروگرام کی دوسری صبح کو بنارس سے ممبئی کی فلائٹ ہے اور وہاں سے مجھے ساؤتھ افریقہ جانا ہے، رات میں پروگرام کر کے پھر بنارس کی فلائٹ پکڑنا مشکل ہوگا، میں نے بھی سوچا کہ بڑی طوالت اور حضور محدث کبیر کو اس سفر میں دشواری ہوگی، اس لیے ارادہ ترک کردیا، فاتحۂ چہلم کی دعوت کی غرض سے جب مفتی شعیب رضا صاحب کو فون کیا، تو محدث کبیر والی بات بتائی کہ ایسا چاہ رہا تھا، لیکن حضرت غیر ملکی دورے پر جا رہے ہیں، اتنا سننا تھا کہ ایک لمحے کے توقف کے بعد مفتی صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ کہیں تو حضور تاج الشریعہ سے بات کروں، میں نے سوچا کہ یہ کب ممکن ہے، لیکن مفتی صاحب کہہ رہے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ بات کر کے دیکھیں اگر حضرت کا نظر کرم ہوجائے تو حاجی صاحب مرحوم کی روح جھوم اٹھے گی، اچانک ایک دن مفتی صاحب کا فون آیا، کہ حضرت نے لکھنؤ آنے کی حامی بھر لی ہے، اب تو میری خوشیوں کی انتہاء نہ رہی، میں تو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ اب کیا کرنا ہے، پھر چند ہی لمحوں میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ ابھی اشتہار شائع نہ کرنا، بہر حال وقت بہت کم تھا دو تین دن کے بعد حضرت کے نام کے بغیر فاتحہ کا اشتہار شائع ہوگیا، پروگرام سے تین چار روز قبل پھر مفتی صاحب کا فون آیا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ ٹکٹ نکلوا دو اتنا سننا تھا کہ مسرت وشادمانی کی انتہا نہ رہی، حاجی صاحب کے فرزندان ہی نہیں بلکہ لکھنؤ اور قرب وجوار کے تمام خوش عقیدہ مسلمان اس لمحے کا شدت سے انتظار کرنے لگے، آخر کار وہ مبارک ومسعود لمحہ آہی گیا، آفتاب شریعت، ماہتاب طریقت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدی تاج الشریعہ حاجی محمد انیس صدیق مرحوم ومغفور کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

فاتحہ چہلم میں تشریف لے آئے، آپ کے ساتھ مخدوم گرامی قدر، نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا عسجد رضا خاں قادری ناظم اعلیٰ جامعۃ الرضا، حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا قادری نعیمی، علامہ عاشق حسین کشمیری، حفید حضور تاج الشریعہ عزیز محترم حسام رضا قادری (شہزادہ علامہ عسجد رضا خاں) کی آمد سے لکھنؤ کی سرزمین پر سنیت کا چمن لہلہا اٹھا، اس پروگرام میں علامہ مفتی شمس الدین احمد رضوی بہرائچی، علامہ وصی احمد وسیم صدیقی، بابا صدیق حسن، مفتی امان الرب رضوی، علامہ عبدالمصطفیٰ حشمتی رودلوی نے بھی شرکت فرمائی۔

اس رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ حضور تاج الشریعہ کی تاریخ کے لیے مہینوں لوگ چکر کاٹتے ہیں، تب بھی کامیابی نہیں ملتی لیکن مفتی شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ کی کرم فرمائی کا ثمرہ تھا، کہ حضور تاج الشریعہ اور شہزادۂ تاج الشریعہ حاجی صاحب کے فاتحہ کے پروگرام میں تشریف لائے ،اور حاجی صاحب کے تمام صاحبزادوں اور دیگر افراد خاندان کو بالمشافہ داخل سلسلہ فرمایا، حاجی محمد انیس صدیقی مرحوم ومغفور اور مفتی محمد شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ ایک دوسرے سے اتنی محبت فرماتے تھے کہ مفتی صاحب جو فرمادیں حاجی صاحب ہر قیمت پر اسے پورا کرتے اور حاجی صاحب کی ہر گذارش پر مفتی صاحب کرم کی بارش فرماتے ،جس کی ایک جھلک اوپر آپ نے دیکھا، عجیب اتفاق ہے کہ دو سال سے بھی کم عرصہ میں دونوں دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون، اور یہ بھی اتفاق رہا کہ دونوں کی رحلت کا سبب لیبر کینسر بنا، اللہ تعالیٰ مفتی صاحب اور حاجی صاحب دونوں کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

مفتی صاحب کی بے نیازی

جب یقین کیساتھ یہ معلوم ہوگیا کہ آپ ایک مہلک مرض میں گرفتار ہو چکے ہیں، سیفی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہاسپیٹل کے کینسر کے مخصص ڈاکٹر کامران نے آپریشن بتایا جس میں لگ بھگ ۱۲/لاکھ کا خرچہ آرہا تھا، بعض احباب نے اپنے طور پر چاہا کہ مفتی صاحب کے علاج کے لیے ہمدردوں سے اپیل کی جائے، یہ خبر کسی طرح حیدرآباد کے ایک صاحب کو معلوم ہوئی اور ڈربن کے ایک عقیدت مند کو ان حضرات نے فون کیا اور پیسوں کے لیے پیش کش کی، آپ نے ان دونوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمیں علاج کے لیے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ دعاء فرمادیں، بس یہی کافی ہے۔

اس کے بعد موجود احباب پہ بہت برہم ہوئے کہ آخر کس نے یہ بات پہنچائی کہ علاج کے لیے پیسے مطلوب ہیں میرے پاس خود پانچ لاکھ روپے ہیں، میری اہلیہ کے پاس کچھ پیسے ہیں، پھر اہلیہ کے زیور ہیں، میرا ذاتی مکان ہے، میرے حصے کی زمینیں ہیں۔

کیا یہ پیغام دینا چاہتے ہو کہ حضور تاج الشریعہ کے داماد ہیں ان کا علاج چندہ سے ہو رہا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر ایک آدمی کو کہہ دوں تو پورا پیسہ آجائے گا۔لیکن میں اپنی ذاتی منفعت کے لیے کسی سے کچھ نہیں کہنا چاہتا، ان سے ہمیں دین کا بڑا کام لینا ہے، دین کا کام یہ تھا کہ وہ ناسک یا قرب وجوار میں ایک بڑی آراضی کے حصول کے لیے کوشاں تھے ،جہاں سے سنیت کو فروغ اور مسلک اعلی حضرت کی کماحقہ اشاعت ہوسکے، لیکن زندگی نے وفا نہ کیا۔

شاید یہ ذمہ داری ان کے صاحبزادے حمزہ رضا بڑے ہوکر پورا کریں۔

علالت کا زمانہ

مفتی شعیب رضا قادری کو ابتدائی پیلیا کی شکایت ہوگئی تھی، آپ ڈاکٹر انیس بیگ کے ہاسپٹل پہنچے، انھوں نے ڈاکٹر پنت سے جانچ کرانے کا مشورہ دیا، ۲۳/اکتوبر ۲۰۱۶ء کو ڈاکٹر صاحب نے دہلی علاج کرانے کی رائے تجویز کی، ۲۴/اکتوبر ۲۰۱۶ء کو بعد نماز فجر عزیزم

www.muftiakhtarrazakhan.com

بختیار رضا خاں اور عزیزم محمد عارف رضوی کے ہمراہ دہلی پہنچے، جہاں پر آپ نے بی ایل کپور ہاسپٹل اور آل انڈیا میں چیکپ کرایا، اطمینان بخش علاج نہ ہو پانے کی وجہ سے حضرت مولانا عسجد رضا خاں قادری اور الحاج برہان علی رضوی کے مشورہ سے ۱۱ر نومبر ۲۰۱۶ء کو بمبئی تشریف لے گئے، جہاں پر دو بڑے اسپتال سیفی ہاسپٹل پھر ٹاٹا ہاسپٹل میں زیر علاج رہے۔ بمبئی سے واپس بریلی شریف آئے، طبیعت بہت اچھی ہوگئی تھی، روزانہ چھڑی کے سہارے گھر سے باہر آتے، آستانہ شریف پر حاضری اور عام ملاقات کرتے تھے۔

اسی درمیان ۴ر جنوری ۲۰۱۷ء کو حضرت صوفی لعل محمد قادری بارہ بنکوی کی معیت میں رحمت آباد شریف حضرت رسول نما علیہ الرحمہ کے آستانۂ مقدسہ پر حاضری دینے پہنچے، رحمت آباد شریف سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر حاضری دینے اجمیر مقدس گئے، بعدہ بریلی واپس آئے اور کچھ دنوں کے لیے طبیعت میں کافی سدھار ہوگیا تھا۔

۴ر اپریل ۲۰۱۷ء کی شب ۱۱ر بجے مجھے برادرم مولانا شہامت رضا خاں بریلوی نے فون کیا کہ مفتی صاحب کی طبیعت بگڑ گئی ہے، میں فوراً پھاٹک (دولت کدۂ تاج الشریعہ) پہنچا، معلوم ہوا کہ آستانہ شریف میں ہیں، ۳۰ر منٹ کی حاضری کے بعد باہر آئے، مجھ سے بغل گیر ہوگئے اور کہنے لگے کہ مولانا مجھے معاف کردو، پھر بولے جب تک معافی کے الفاظ نہیں کہوگے، میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں، پھر کچھ سکوت کے بعد کہنے لگے کہ اب شاید دوبارہ ملاقات نہ ہو، یہ ہماری آپ سے آخری ملاقات ہے۔ میں ہکا بکا رہ گیا۔ ایک طرف مولانا شہامت رضا خاں یہ الفاظ سن کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے تو دوسری طرف میرا دل بھی اپنے اختیار میں نہیں رہ سکا، پھر ایک گھنٹہ کے بعد مولانا عابد خاں، عزیزم بختیار رضا خاں، محمد عارف وغیرہ کے ہمراہ ساکیت دہلی الحاج برہان علی صاحب رضوی کے دولت کدے پر پہنچے، جہاں پر حضور تاج الشریعہ اور آپ کے بہنوئی مولانا عسجد رضا قادری و مولانا عاشق

www.muftiakhtarrazakhan.com

حسین کشمیری اپنا تبلیغی سفر منسوخ کر کے مفتی صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔ دوسرے دن صبح ۵/اپریل ۲۰۱۷ء کو الحاج برہان علی صاحب آپ کو ملک کے مشہور ویدانتا ہاسپٹل گوڑ گاؤں لے گئے اور علاج کے لئے تمام کارروائی مکمل کی۔ مسلسل پندرہ دن زیر علاج رہ کر چند دنوں کے لئے اپنے آبائی مکان سبھاش نگر دہلی پھر سا کیت آتے جاتے رہے۔ یہاں کچھ افاقہ نظر نہ آیا تو الحاج منسوب علی خاں صاحب رضوی کے مشورہ سے بریلی کے رام مورتی میڈیکل کالج شب برأت کے دن داخل کرایا گیا۔ بیچ بیچ میں گھر آجایا کرتے تھے۔ مگر ۹/جون کو رام مورتی ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرانے کے بعد دوبارہ ابھر نہیں سکے، طبیعت بیٹھتی چلی گئی، امید کی کرنیں مدھم ہوتی گئیں، ۱۱/جون کو صبح ۸/بجے مفتی صاحب نے اہلیہ محترمہ اور بچوں کے ساتھ مولانا عسجد رضا خاں کو ہاسپٹل بلایا، جب یہ لوگ آئی سی یو میں پہنچے تو آپ کچھ کہنا چاہتے تھے، ہاتھ اور ہونٹوں کی جنبش یہی بتا رہی تھی کہ شاید اب میرا آخری وقت ہے، اس لئے آخری سلام لے لو۔ اس وقت اہل خانہ کے علاوہ آپ کے برادران و عزیزم بختیار رضا خاں بھی موجود تھے۔ ان کے اشاروں میں اب طاقت نہیں رہ گئی تھی، اب وہ جانب راہی اجل تھے، روح کی پرواز کا آخری وقت تھا، یہ وقت کتنا صبر آزما ہوگا۔ کھڑے ہوئے لوگوں کے دل و جگر پر کیا گزر رہی ہوگی۔ آخر کار ۱۵/رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱/جون ۲۰۱۷ء/ ۱۲/بجکر ۲۲/منٹ پر ۴۲/سالہ نوجوان مرد مجاہد، عالم جلیل، فاضل نبیل، فقیہ العصر، خطیب البیان اور میرے رفیق محترم مفتی شعیب رضا قادری نعیمی ایک طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس صد افسوس! علم و فن کا تاجدار اپنے نقوش قدم کی تابندگی اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑ گیا، آپ ایک فرد واحد کی حیثیت سے بھلے ہی اس دنیائے فانی میں نہ ہوں، لیکن آپ کے علمی و دینی کارنامے اور صدقات جاریہ ہمیشہ آپ کو زندہ و تابندہ رکھیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

گے، اور آپ کے فرزند عزیزم محمد حمزہ رضا قادری رضوی سلمہ جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے آپ کے مشن کو آگے بڑھائیں گے۔

ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے
فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری
ہزاروں رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

جلوسِ جنازہ

مفتی شعیب رضا قادری کا جنازہ ۲ ربجے ہاسپٹل سے محلہ سوداگران پہنچا، جنازہ پہنچتے ہی غم واندوہ کا سیلاب ٹوٹ پڑا، حضور تاج الشریعہ، حضور پیرانی اماں صاحبہ، محترمہ بھابھی جان صاحبہ اور خاندان تاج الشریعہ، وغیرہ کے کرب واضطراب کو بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲ رنومبر بعد نماز فجر صبح ۵ ربجکر ۳۰ رمنٹ پر سٹی اسٹیشن روڈ پر حضور تاج الشریعہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جلوس جنازہ کی کیفیت تھی کہ جنازہ کے آگے آگے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کا مشہور زمانہ منظوم درود شریف ''کعبے کے بدر الدجیٰ'' صوفی طالب حسین نوری مولانا عبد الرشید نوری، احمد میاں اور سید سیفی میاں وغیرہ پڑھتے ہوئے جارہے تھے، اور کچھ لوگ پھولوں کی بارش کرتے ہوئے اور کلمہ طیبہ کی ضرب لگاتے ہوئے پہنچے، روہیل کھنڈ کے علاوہ ملک وبیرون ممالک کے احباب ومعتقدین بھی آگئے تھے۔ ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور وصیت کے مطابق اعلیٰ حضرت کے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اب یہ سٹی قبرستان آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
غنچۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(بشکریہ مولانا شہاب الدین رضوی بریلی شریف)

www.muftiakhtarrazakhan.com

مشتاق احمد اویسی امجدی

دین کے بے لوث داعی، محسن ملت مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

رخصت ہوا جہاں سے یہ کون باکمال
بوجھل ہوئی زمیں تو فلک غم سے ہے نڈھال

سرزمین اتر پردیش شروع ہی سے گہوارۂ علم وفضل رہی ہے یہاں سے نہ جانے کتنے علم وفضل کے آفتاب ومہتاب افق عالم پر طلوع ہوئے اور نہ معلوم کتنے اشخاص کے تیرہ وتاریک دلوں میں علم وعرفان کا چراغ روشن کیا اور لاتعداد بدعقیدوں کو بدعقیدگی کی غلاظت سے پاک کر کے خوش عقیدگی کی بالیدگی عطا کی،

انہیں نفوس قدسیہ میں ایک ممتاز نام فقیہ عصر، مناظر اہل سنت محسن ملت، خلیفہ سرکار تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی رحمہ اللہ القوی کا بھی ہے

آپ نے مختلف مدارس وجامعات میں مشاہیر علمائے کرام واساتذہ عظام سے درس نظامی میں کتب متداولہ کی تعلیم حاصل کی ۱۹۹۴ء کو ۲۰ رسال کی عمر میں درجہ فضیلت کی سند اور علماء مشائخ کے مقدس ہاتھوں دستار علم وفن سے نوازے گئے۔

جب زبان وبیان، تفکر وتدبر کے ہتھیار سے مکمل لیس ہو گئے تو میدان عمل میں قدم رکھا اور پوری تندہی کے ساتھ فرزندان اسلام کی اصلاح، مسلک حق مسلک اعلی حضرت کی تعمیر وترقی میں لگے رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اکناف عالم میں مقبولیت کی سند حاصل کر

www.muftiakhtarrazakhan.com

لی، آپ انتہائی باوقار و باکردار، ذہین و فطین، شکیل و وجیہ اور باعمل عالم تھے، وسعت مطالعہ کا عالم یہ تھا کہ جب کسی حادثہ پہ فقہ و فتاوی کی کتب متداولہ خصوصا فتاوی رضویہ سے فقہی جزئیات پیش فرما کر مسئلہ کی تنقیح فرماتے تو مجلس میں موجود علماء و فضلاء داد تحسین دئے بغیر نہیں رہتے۔

مذہب و مسلک میں آپ انتہائی متصلب تھے، اعلی حضرت اور مسلک اعلی حضرت کا گن گانا آپ کی زندگی کا نصب العین تھا، مشربی اختلافات میں حد درجہ محتاط رہتے جب کبھی مشربی انتشار کی مسموم ہوا چلتی تو آپ مضبوط چٹان بن کر بنرد آزما ہوتے اور تدبرانہ صلاحیت بروئے کار لاکر کونوا عباد اللہ اخوانا کا پیغام لازوال پیش کرتے ہوئے نظر آتے، آپ ایک بے نظیر قائد بھی تھے چنانچہ آپ نے مختلف مقامات پر مسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت کے لیے اپنی بابرکت قیادت میں متعدد قلعے بھی قائم فرمائے، شہر گلشن آباد ناسک، مہاراشٹر میں قائم ادارہ امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر بھی آپ ہی کی مرہون منت ہے جو مسلک اعلی حضرت کا حقیقی ترجمان ہے، آپ ہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ شوال ۱۴۳۶ھ سے منتہی طلبہ کی تعلیم و تربیت کے لیے شعبہ تربیت افتاء قائم کیا گیا جو بحسن و خوبی اپنے مقاصد کی تکمیل میں رواں دواں ہے بحمدہ تعالیٰ سال گزشتہ ۵ر متخصصین فارغ التحصیل ہوئے، آپ دین کے بے لوث داعی اور مخلص مبلغ اسلام تھے مفتی صاحب کی بے لوثی کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ شہر بھیونڈی سے عرس سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مدعو کیے گیے تو آپ صراحتہ فرمایا: میں آوں گا ضرور مگر اس شرط پر کہ کوئی کسی قسم کا نذرانہ یا سفر خرچ نہیں پیش کیا جائے گا، اور یہی ہوا آپ وقت مقررہ پر تشریف لے گئے اور بے کچھ لئے آپ واپس ہوئے آج کے اس دور خود غرضی، دنیا طلبی اور عجب و خود پسندی میں بھی آپ حرص و ہوس، عجب و تکبر اور دنیاوی طمع سے خالی ہو کر خلوص و للہیت کے ساتھ مسلک اعلی حضرت کی ترویج

www.muftiakhtarrazakhan.com

واشاعت کرتے رہے یہ آپ کی مجاہدانہ شان ہے، یہ آپ کی بے لوث تبلیغ اور دین متین کی خدمت ہی کا نتیجہ ہے کہ آج

نہ صرف ہندوستان بلکہ ہند وبیرون ہند کے ہزاروں شیدائیوں کے دلوں آپ کی محبت کا چراغ جل رہا ہے۔

آپ متوضع وحلیم ہونے کے ساتھ ساتھ خوش اخلاق وخوش کردار بھی تھے مختصر یہ کہ ایک داعی دین ورہبر قوم کو جن صفات کا حامل ہونا چاہیے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدرجہ اتم ان محامد واوصاف کے پیکر تھے مگر حیف صد حیف دین کا یہ بے لوث داعی، اہل سنت کا پاسبان، قوم وملت کا معمار،

علم وفضل کا روشن مینار اور مسلک اعلی حضرت کا بے باک نقیب ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۱ رجون ۲۰۱۷ء بروز اتوار تقریبا ۱۲ ر دن داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے مالک حقیقی کے جوار رحمت میں پہونچ گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ کا وصال یقینا جماعت اہل سنت کے لیے ایک نا قابل تلافی نقصان ہے بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ مولی تعالی ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے

ابر رحمت ان کے مرقد پر گوہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے
فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری
ہزاروں رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

[مضمون نگار امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک کے استاذ اور مفتی ہیں]

www.muftiakhtarrazakhan.com

عمران رضا رضوی مرکزی، ناسک

موت العالم موت العالم

ہندوستان کی سرزمین بڑی مردم خیزی واقع ہوئی ہے، یہ اپنی ایک مستقل روشن علمی وفکری تاریخ رکھتی ہے، اس سرزمین نے بے شمار ایسے افراد کو جنم دیا جنہوں نے ابر باراں بن کر چاردانگ عالم کو اپنی علمی وروحانی فیضان سے سیراب کیا ہے اور گوناگوں حیرت انگیز کارنامے انجام دے کر ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں اور لیاقتوں کا لوہا منوایا ہے اسی سلسلے کی ایک سنہری اور تابناک کڑی فقیہ عصر، محسن قوم وملت مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی قدس سرہ بھی ہیں، جو ایک عابد شب زندہ دار اور عالم شریعت کا نام ہے آپ آفاقی فکر ونظر کے حامل، پرعزم حرکت وعمل کی چلتی پھرتی تصویر، سعی پیہم اور اخلاص ووفا کے پیکر جمیل، علم وحکمت کے بحر بیکراں، عمل وکردار کے سیل رواں اور گوناگوں فضائل وکمالات کے جامع وکامل تھے، اللہ جل مجدہ نے آپ کو متعدد خوبیوں کا حامل بنا کر اس خاکدان گیتی پر پیدا فرمایا، آپ نے اپنی خداداد صلاحیت سے باطل کی دیوار آہن کو توڑ کر اسلام وسنیت کا بلند قلعہ تعمیر کیا اور عالم اسلام میں عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیل روشن کر کے دنیائے سنیت کو تابناک بنا دیا۔

محسن قوم وملت مفتی شعیب رضا نعیمی کی ذات گرامی کتاب وسنت کی پیروی، سلف صالحین کی اتباع ومحبت اولیاء اللہ، احقاق حق اور ابطال باطل سے عبارت ہے آپ نے پوری زندگی مذاہب باطلہ اور افکار فاسدہ کے خلاف لسانی جہاد فرمایا اور توحید خداوندی وعشق نبوی کا درس دیا، خالق کائنات نے مفتی صاحب قبلہ کو دیگر اوصاف حمیدہ کے ساتھ تقریر وتبلیغ اور وعظ وخطابت کی دولت سے بھی نوازا تھا، آپ کی تقریر پر مغز، پر درد، دل پذیر اور پتھر دل کو موم

www.muftiakhtarrazakhan.com

بنانے والی ہوتی تھی جس موضوع پر بولتے بہت جلد اس کے تمام گوشوں کا احاطہ کر کے ان پر بھر پور روشنی ڈالتے ،قرآن وحدیث اقوال صحابہ وتابعین اور آثار سلف سے استدلال فرماتے اور اس تعلق سے ایسی معلومات پیش کرتے کہ عوام تو عوام خواص بھی انگشت بدنداں نظر آتے ، رب ذوالمنن نے تقریر وخطابت کی سحر انگیزی کے ساتھ ساتھ حق گوئی و بے باکی کا ملکہ اور حاضر جوابی کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا تھا میں نے آپ کی بہت سی تقریریں سنی ہیں ان میں سے ایک زندہ جاوید مثال سرزمین ناسک میں عرس پیر شاہ صادق حسینی سرمست مدنی کے عرس ۲۰۱۶ء کے موقع پر ایک صاحب نے تصویر کے جواز اور عدم جواز کے مسئلہ کو فروعی کہا اسی موقع پر آپ نے قرآن وحدیث اور جزئیات فقہیہ خصوصا علامہ خیر الدین رملی کے حوالے سے عدم جواز کا قول نقل کر کے مسلمانان ناسک کو ایک حقیقت سے آگاہ فرمایا جو کہ ناسک والوں پر محسن ملت کا احسان عظیم ہے اسی سرزمین ناسک پر دوسرا عظیم احسان جو رہتی دنیا تک نہیں بھلایا جاسکتا وہ امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر کی صورت میں دین وسنیت کا ایک عظیم قلعہ، یہ ساری چیزیں انہیں کی کاوشوں کے کارنامے اور نگاہ ناز کی کرشمہ سازیاں ہیں ،صد حیف کہ گردش لیل ونہار میں بہار زندگی کے وہ ایام بھی گزرتے گئے دیکھتے ہی دیکھتے دنیائے سنیت کی وہ عظیم ہستی ۱۵؍ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۱؍ جون بروز اتوار اپنے رب حقیقی سے ہمیشہ کے لیے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رب تعالی کی بارگاہ میں دعا گو ہوں اے پروردگار جب تک آسمان کے ستاروں میں چمک، مرغزاروں میں کوئلوں کی کوک اور پپیہا کی ترنم خیز صدائیں گونج رہی ہو، جب تک سمندر کی روانی اور سطح سمندر پر مچھلیوں کا کھیل کود ہو، جب تک صحن گلشن میں کلیوں کی مسکراہٹ اور پھولوں کے قہقہے پر بلبلوں کی نوا سنجی ہو اس وقت تک محسن ملت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو تابندہ رکھ اور ان کی تربت پر رحمت ونور کی بارش نازل فرما، آمین

کیا خبر تھی موت کا یہ حادثہ ہو جائے گا
یعنی آغوش زمیں میں آسماں سو جائے گا

www.muftiakhtarrazakhan.com

پہلا عرس چہلم منعقدہ ۲۵/ ذوالقعدہ ۱۴۳۸ھ/ ۲۰/ جولائی ۲۰۱۷ء

مؤرخہ ۲۶/ جولائی، خلیفۂ تاج الشریعہ مولانا انیس عالم سیوانی نے ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری کے داماد و خلیفہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی کے فاتحہ، چہلم منعقدہ بریلی شریف میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی، پروگرام کی سرپرستی حضور تاج الشریعہ نے فرمائی، قیادت حضرت علامہ عسجد رضا خان اور نظامت کے فرائض حضرت مولانا شہاب الدین رضوی و مولانا آفاق مشاہدی نے انجام دیئے، ملک کے نامور علما، مشائخ اور شعراء نے پروگرام میں حصہ لیا، بالخصوص استاذ الحدیث محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، مولانا سید غیاث الدین ترمذی کالپی شریف، حضرت سید بادشاہ میاں بلگرامی، نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا منان رضا خاں، مولانا سید سلیم باپو گجرات، علامہ شہباز انور کانپوری، مولانا آفتاب قاسم افریقہ، مفتی مرغوب حسن اعظمی، علامہ محمد حنیف خاں بریلوی، ڈاکٹر امجد رضا امجد پٹنہ، مولانا مختار عالم رضوی کلکتہ، مولانا مختار احمد بہیڑوی، قاری تطہیر احمد رضوی، مفتی مشتاق احمد ناسک، علامہ شریف الحسن دریا آبادی، مفتی عاشق حسین کشمیری، مفتی عبدالرحیم نشتر فاروقی، مفتی محمد یونس اویسی، قاری اقبال احمد گجرات، مفتی شمیم احمد نوری سیوان، مفتی افضال احمد، مولانا سیف اللہ علیمی کلکتہ، مولانا

www.muftiakhtarrazakhan.com

سمنان رضا خان، مولانا غلام رسول بلیاوی، شاعر اہل سنت فیروز راحت کلکتوی، عبد الرحمن جامی، فاروق مدنا پوری وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں، صبح قرآن خوانی ہوئی، قبل ظہر مفتی محمد شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ کے مزار کا غسل ہوا، چادر و گلپوشی ہوئی، صندل پیش کیا گیا، قل شریف ہوا، شجرۂ رضویہ پڑھا گیا، صلوٰۃ وسلام کے بعد مولانا انیس عالم سیوانی نے دعاء فرمائی، بعد عصر ازہری گیسٹ ہاؤس میں قل شریف کا اہتمام ہوا جس میں شہر بریلی کی مشہور انجمنوں نے نعت ومنقبت پیش کیے، مفتی افضال احمد نے قل شریف پڑھا اور شجرہ خوانی کی، قبل مغرب تاج الشریعہ نے دعائے مغفرت فرمائی، بعد مغرب علامہ عسجد رضا خاں قادری قومی صدر جماعت رضائے مصطفی کی جانب سے لنگر کا اہتمام ہوا، بعد عشاء جماعت رضائے مصطفی کے زیر اہتمام عرس چہلم کا پروگرام اسلامیہ گرلس کالج بریلی میں منعقد ہوا۔

اس موقع پر محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری نے فرمایا کہ مفتی شعیب رضا کی عمر کم تھی لیکن ان کی خدمات کا دائرہ وسیع تھا۔ وہ ایک اچھے انسان تھے، ان کا اخلاق بلند تھا، وہ جھگڑوں کو بڑھانے کے قائل نہ تھے، تحمل اور برداشت کرنے والے انسان تھے، انہوں نے حضور تاج الشریعہ کے ساتھ اور کئی دفعہ تنہا عرب وعجم کے دسیوں ملکوں کا تبلیغی دورہ کیا، سفر میں بھی وہ پڑھتے لکھتے تھے۔ شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے سمیناروں میں پابندی سے شرکت فرماتے تھے۔ علمی اور فقہی مباحثوں میں حصہ لیتے تھے، اکابر علما ان کی آرا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

آپ نے ان کی مغفرت کی دعا فرمائی۔ علامہ سید غیاث الدین ترمذی نے مفتی محمد شعیب رضا نعیمی کے انتقال پر اپنے رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا کہ مفتی صاحب مسلک امام احمد رضا کے سچے علمبر دار تھے، مولانا غلام رسول بلیاوی سابق ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ بریلی ہم اہل سنت کا مرکز ہے مرکز کی مرکزی شخصیت حضور تاج الشریعہ ہیں ہم ان کے فیصلوں اور فتووں کو مانتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مفتی شعیب رضا نعیمی کے وصال فرمانے کا غم ہم سب کو ہے اس لیے کہ آقائے نعمت حضور تاج الشریعہ کے وہ داماد اور معتمد خلیفہ تھے، مولانا بلیاوی

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے کہا کہ جو حضور تاج الشریعہ کے فیصلوں اور فتووں سے منحرف ہے اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، آپ نے کہا کہ جو تاج الشریعہ کا ہے وہی ہمارا ہے، بعض لوگ اپنے مقصد کی خاطر اعلیٰ حضرت اور بریلی کا نام تو لیتے ہیں لیکن دل سے وہ نہ اعلیٰ حضرت کو مانتے ہیں اور نہ ان کے فتووں کو سمجھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وارث علوم امام احمد رضا حضور تاج الشریعہ سے اختلاف کی جراءت کرتے ہیں اور قوم میں انتشار کا سبب بنتے ہیں، تقریباً ڈھائی بجے شب میں صلوٰۃ وسلام اور دعاء پر پروگرام ختم ہوا۔

جن کے ذکر کے بغیر کتاب مکمل نہیں ہوگی

مفتی صاحب علیہ الرحمہ تقریباً ۶ رماہ علیل رہے، اس دوران آپ کبھی بریلی، کبھی دلی، کبھی گڑگاواں (ہریانہ) کبھی ممبی کے مشہور ہاسپٹلوں میں زیر علاج رہے، اس دوران اپنے تو اپنے تھے ہی لیکن بعض ایسے لوگ جن کا تعلق صرف دینی اور اسلامی اعتبار سے تھا، لیکن انہوں نے کبھی بھی اجنبیت اور غیریت کا احساس نہیں ہونے دیا، ان میں سرفہرست برادر دینی محمد بختیار رضا جو ہمیشہ مفتی صاحب کے ساتھ سایہ کی طرح لگے رہے، کبھی یہ احساس تک نہیں ہوا کہ یہ کون ہیں ان کا رشتہ کیا ہے؟

اسی طرح ناسک کی سرزمین پر امام احمد رضا ریسرچ اینڈ لرننگ سنٹر کے اراکین محترم توصیف سر، محمد عبد المبین، عابد خان، مجاہد خان اور جملہ اراکین نے ممبئی اور ناسک کو ایک کر دیا تھا، مفتی صاحب سیفی ہاسپٹل یا ٹاٹا ہاسپٹل میں ہوتے روزانہ ناسک سے کھانا آتا، روز دو تین لوگ آتے ایسا لگتا تھا کہ ان کے لیے ناسک ممبئی ہے یا ممبئی ناسک، برادران ناسک نے جتنی قربانیاں دی ہیں وہ انہیں کا حق ہے۔

مفتی صاحب دوران علاج جتنے دن ناسک میں رہے یا اور ایام میں آپ کا قیام محترم اقبال خطیب کے گھر رہتا، مفتی صاحب نے خود فرمایا کہ بابا خطیب کی اہلیہ نے میرے کھانے پینے کا جس طرح اہتمام کیا اس کی مثال بمشکل ملے گی، ایک مرتبہ فرمایا کہ میں یہ تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

جانتا تھا کہ ناسک والے مجھ سے محبت کرتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ اتنی محبت کرتے ہیں۔ مفتی صاحب نے مجھ حقیر کے سامنے تمام اہل ناسک بالخصوص اقبال خطیب، توصیف سر، عابد خان، عبد المبین، مجاہد خان، سید عبد الواجد، شیخ عمران سعید، صادق سر وغیرہم کے لیے علالت کے دوران دل سے دعائیں دیتے تھے۔

مفتی صاحب کے لیے بیماری کا زمانہ بڑا صبر آزما زمانہ تھا، آپ خود مہلک مرض میں مبتلا تھے، احساس ہو چلا تھا کہ آخری وقت آچکا ہے، لیکن آپ کے لیے جو سب سے بڑا غم تھا وہ یہ کہ آپ کی رفیقۂ حیات آپ سے دور تھیں چونکہ انہیں ایام میں آپ کی چھوٹی بچی کی ولادت ہونے والی تھی، ان دنوں آپ کے برادر محترم الحاج خورشید احمد رضوی مسلسل آپ کے ساتھ رہتے تھے۔

جس دن ہم لوگ مفتی صاحب کو لیکر ٹاٹا ہاسپٹل پہنچے چونکہ ٹاٹا میں حضور تاج الشریعہ کی ایک مریدہ کینسر کی ڈاکٹر ہیں، حضرت علامہ عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی نے ڈاکٹر سے خود بات کیا اور مفتی صاحب کو ٹاٹا جانے کو کہا، ہم لوگ ٹاٹا میں ڈاکٹر سے مل کر ابھی نیچے اترے تھے کہ حضرت علامہ عسجد رضا صاحب کی گاڑی پہنچی، آپ اندر گئے ڈاکٹر سے علاج کے سلسلے میں بات چیت کی، خود حضور تاج الشریعہ نے بہت سے پروگرام کینسل فرما دیئے اور آپ کی زندہ کرامت ہے، کہ ہر سال عمرہ پہ تشریف لے جاتے تھے، سب کو امید تھی اس سال بھی حضرت عمرہ کے لئے تشریف لے جائیں گے، لیکن حضرت کو جیسے پہلے ہی اس انہونی کی خبر ہو گئی تھی، اور آپ نے یہ جان لیا تھا، کہ اگر جنازہ میں نے نہ پڑھائی تو شر پسند لوگ فتنہ کھڑا کریں گے، اس لیے عمرہ پہ حضرت تشریف نہیں لے جا سکے۔ پورا خانوادۂ رضویہ بالخصوص خاندان تاج الشریعہ کا ہر فرد حسرت وافسوس کی مجسم تصویر بنا ہوا تھا، محترم سلمان حسن قادری، مفتی عاشق حسین کشمیری سب افسردہ خاطر اور رنج وغم سے نڈھال تھے، مصیبت کے ان لمحوں میں پورا خانوادہ ایک ساتھ تھا۔

سید اولادِ رسول قدسیؔ، نیو یارک، امریکہ

بریلی سے رکھو رشتہ، بڑا نازک زمانہ ہے

بریلی سے رکھو رشتہ، بڑا نازک زمانہ ہے
رہو خوش بخت سرتاپا، بڑا نازک زمانہ ہے

نہ جانے کب مدینے کی ہوا آ کر سما جائے
رکھو وا دل کا دروازہ، بڑا نازک زمانہ ہے

رضا کے دامنِ اقدس سے لپٹے ہی رہو ہر دم
ہے یہ عقبیٰ کا سرمایہ، بڑا نازک زمانہ ہے

رہو تا زندگی آقا کے گستاخوں سے کوسوں دور
نہ بکھرے حق کا شیرازہ، بڑا نازک زمانہ ہے

کرو ابطالِ باطل ہو کے تم بے خوف دنیا سے
رہو حق پر عمل پیرا، بڑا نازک زمانہ ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہاں ہے کون ہے مسلک کا مخلص دورِ حاضر میں

عجب ہر سو ہے سنّاٹا، بڑا نازک زمانہ ہے

بسالو خیر کی خوشبو سے اپنا نامۂ اعمال

نہ بننا شر کا دلدادہ، بڑا نازک زمانہ ہے

نہیں ہے دور وہ دن جب رضا سے جلنے والوں کو

اٹھانا ہوگا خمیازہ، بڑا نازک زمانہ ہے

بٹھائی قلب میں جس ذات نے عظمت شہِ دیں کی

بناؤ اس کو پیمانہ، بڑا نازک زمانہ ہے

رضا کے نام پر پلتے رہے اب ان پہ ہی حملہ

یہی ہے شانِ مردانہ، بڑا نازک زمانہ ہے

یہ ایماں دَین ہے کس کی رضا کے دشمنو بولو

بڑے بنتے ہو علّامہ، بڑا نازک زمانہ ہے

مری توبہ عداوت اس رضا سے جس نے آقا کا

بنایا ہم کو دیوانہ، بڑا نازک زمانہ ہے

رضا کا مانو احساں جس نے ہم کو یہ دیا ادراک

ہیں اصلِ دو جہاں آقا، بڑا نازک زمانہ ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہابی، دیوبندی، صلحِ کلی سب ہوئے پسپا
ہے احساں اعلیٰ حضرت کا، بڑا نازک زمانہ ہے

رضا سے ہر طرف روشن ہے یہ نام اہلِ سنت کا
رہے ان کا سدا سایہ، بڑا نازک زمانہ ہے

نبی کا معجزہ اور رب کی آیت اعلیٰ حضرت ہیں
کبھی ان سے نہ ٹکرانا، بڑا نازک زمانہ ہے

رضا کے مسلکِ حق کا تمہیں رہنا ہے پیروکار
یہی حق کا ہے کاشانہ، بڑا نازک زمانہ ہے

رضا کے دشمنوں کی ہے بڑی یہ پر خطر سازش
رہو تم ان سے چوکنّا، بڑا نازک زمانہ ہے

عقائد اہل سنت کے رضا نے کردئے واضح
کوئی کیسے یہ بھولے گا، بڑا نازک زمانہ ہے

رہو سینہ سپر فکرِ رضا کی تم حمایت میں
ہے یہ گوہر گرانمایہ، بڑا نازک زمانہ ہے

رہے پیشِ نظر قدسیؔ وصیت اعلیٰ حضرت کی
تقاضہ ہے یہ ایماں کا، بڑا نازک زمانہ ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

مصنف کی دیگر تصانیف

- اسلامی احکام و مسائل — مطبوعہ
- آئینۂ صلح کلیت — مطبوعہ
- آئینۂ حقیقت کا جدید ایڈیشن — مطبوعہ
- نقوش راہ — زیر طبع
- طلاق ثلاثہ اور عدالت عظمیٰ کا فیصلہ — زیر طبع

ان کتابوں کو حاصل کرنے کے لیے مکتبہ الحجاز ۷ رہرن پارک، چوک لکھنؤ سے رابطہ کریں۔ 9335912218

Imam Ahmed Raza Foundation Lucknow

www.muftiakhtarrazakhan.com

طالبِ دُعا
محمّد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

+916204351217

5:28 pm ✓

www.muftiakhtarrazakhan.com